ماہنامہ بقیع کراچی
OCTOBER 2022
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 340
Regd. # MC-1177

ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018

مباحث مغالطے نتائج

جمع و ترتیب
محمد انس بندیالوی
محمد انس رضا قادری

نظر ثانی
شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی
(رئیس دار الحدیث و دار الافتاء بجامعۃ النور)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018

مباحث، مغالطے، نتائج

جمع و ترتیب

محمد انس بندیالوی

محمد انس رضا قادری

نظر ثانی

شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دار الحدیث و دار الافتاء بجامعۃ النور)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں۔

کتاب	:	ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018 مباحث، مغالطے، نتائج
جمع وترتیب	:	محمد انس بندیالوی مدظلہ العالی محمد انس رضا قادری مدظلہ العالی
نظر ثانی	:	شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ
اشاعت	:	ربیع الاول ۱۴۴۴ھ / اکتوبر 2022ء
تعداد	:	4500
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی فون: 021-32439799

خوشخبری: یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
6	تصدیق	1
7	پیش لفظ	2
9	تقدیم	3
12	ٹرانس جینڈر (Trangender) کیا ہے؟	4
13	جینڈر (Gender) اور سیکس (Sex) میں فرق	5
14	جنسی میلان (Sexual Orientation)	6
14	سس جینڈر (Cis Gender)	7
14	ٹرانس جینڈر (Transgender)	8
15	ٹرانس مین (Transman)	9
15	ٹرانس وومن (Transwoman)	10
16	جینڈر کوئیر (Gender Queer)	11
16	نون بائنری (Non-binary)	12
16	تھرڈ جینڈر (Third Gender)	13
16	مرد یونیک (Male Eunuch):	14
16	عورت یونیک (Female Eunuch):	15
16	یونی سیکس (Unisex):	16
17	ذو جنسی تصور (Two Spirit)	17
17	جینڈر فلوئیڈ، (Gender-fluid)	18
17	صنفی شناختی عارضہ (Gender dysphoria	19

20	خنثیٰ (Intersex)	18
21	ایکس ایکس انٹر سیکس(XX intersex):	18
22	ایکس وائی انٹر سیکس(XY intersex):	18
23	حقیقی گوناڈل انٹر سیکس(True gonadal intersex)	18
24	"ٹرانس جینڈر" اور "خنثیٰ" میں فرق	19
25	ٹرانس جینڈر(Transgender)اور دین اسلام	19
26	تبدیلی جنس حرام	19
27	دوسری جنس کا حلیہ و اطوار ممنوع ہے	21
28	خصی ہونے کی ممانعت	22
29	تیسری جنس(Third Gender) اور دین اسلام	24
30	خنثیٰ(Intersex Persons)اور دین اسلام	28
31	ٹرانس جینڈر کی تاریخ	29
32	ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء کی کہانی	35
33	+LGBTQ کیا ہے؟	36
34	ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء، فریبوں کا مجموعہ	41
35	پہلا فریب	41
36	دوسرا فریب	41
37	تیسرا فریب	42
38	چوتھا فریب	42
39	پانچواں فریب	43
40	چھٹا فریب	44

41	ساتواں فریب	45
42	آٹھواں فریب	46
43	نواں فریب	46
44	دسواں فریب	47
45	گیارہواں فریب	47
46	بارہواں فریب	47
47	یوگیاکارتا پرنسپلز (Yogyakarta Principles)	48
48	ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء کے نقصانات	49
49	کچھ مناظر ایسے بھی ہوں گے	51
50	قوم لوط کی تباہی کی حالیہ تحقیقات اور معاصر ہم جنس پرستی کا وبال	55
51	عمل قوم لوط قرآن مجید میں	59
52	عمل قوم لوط احادیث طیبہ میں	61
53	آخری بات	63

﴿تصدیق﴾

ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018، مباحث، مغالطے، نتائج، جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے ایک شعبے "دار التحقیق ارشدیہ" کی ایک کاوش ہے۔ علّامہ انس بندیالوی اور علّامہ محمد انس رضا قادری نے بانیٔ جمعیّت حضرت علّامہ محمد عرفان ضیائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش و حکم پر ترتیب دیا ہے اور فقیر نے اسے اول تا آخر پڑھا ہے اور دار الافتاء النور کے ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے اس کی شرعی تفتیش کی ہے اور اسے اپنے موضوع کے اعتبار سے عمدہ پایا، لہٰذا فقیر اس کی تائید و تصدیق کرتا ہے۔

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کائنات کی ہر ہر چیز کا خالق ومالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اُس نے ہر چیز کے لئے ایک اُصول اور ضابطہ مقرر فرمادیا جس کی پابندی سب کے لئے ضروری ہے۔ بحکم قرآن اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو مخصوص فطری قوانین کے تحت پیدا کیا ہے۔ ان فطری قوانین میں تبدیلی لانے کی کسی کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو مرد بنایا وہ مرد ہونے پر اور جسے عورت بنادیا وہ عورت ہونے پر راضی رہے اور اپنی مرضی وخواہش کی بنا پر مرد سے عورت، عورت سے مرد بننے کی کوشش نہ کرے کہ یہ تغییر لخلق اللہ ہے اور یہ وہ شیطانی عمل ہے جسے ابلیس لعین نے اللہ تعالیٰ کے سامنے قسم اُٹھا کر کہا تھا کہ میں انسانوں کو خوب ورغلاؤں گا اور تخلیق الٰہی میں تبدیلی کراؤں گا اور بحکم حدیث، نبی پاک ﷺ نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی وضع اختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی وضع اختیار کرتے ہیں اور فرمایا انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ حقیقت میں تخلیق الٰہی میں تبدیلی ہی کی ایک صورت ہے۔ ٹرانس جینڈر کا مطلب ہے: وہ لوگ جو پیدائشی طور پر تو مکمل مرد یا عورت ہو لیکن بعد ازاں مردوں میں عورت بننے کی اور عورتوں میں مرد بننے کی خواہش کا پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ وہ شیطانی عمل ہے جو نہ صرف قرآن وحدیث بلکہ فطرتِ انسانی کے بھی خلاف ہے۔

ہمارے ملک پاکستان کی پارلیمنٹ نے سن 2018ء میں خواجہ سراء کے حقوق کے نام پر ایک قانون پاس کیا اُس قانون کا نام ہے "ٹرانس جینڈر" یعنی ماورائے صنف لوگوں کے حقوق کا ایکٹ۔ یہ قانون خواجہ سراؤں کے لئے ہرگز نہیں بلکہ ان کا نام تو فقط ایک دھوکہ ہے۔

اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اور شائع بھی ہوا اور وائرل بھی ہوا ہے اور ادارہ جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے شعبہ "تحقیق ارشدیہ" کے تحت حضرت علامہ

مولانا انس بندیالوی اور علامہ انس قادری نے بانی جمعیت اشاعتِ اہلسنّت علامہ عرفان ضیائی صاحب کے حکم پر اس موضوع پر کام کیا اور ہمارے ادارہ کے شیخ الحدیث، رئیس دارالافتاء النور مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی نے اس کی تصدیق فرمائی۔

ادارہ اسے اپنی اشاعت نمبر ۳۴۰ پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا ﷺ کے طفیل مصنف اور جملہ معاونین واشاعت کاران کی سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی و علمی خدمات میں روزافزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

ابو ثوبان مفتی محمد کاشف مشتاق عطاری نعیمی

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

تقدیم

الحمد للہ الرحمٰن القہّارو الصلوۃ و السلام علی رسول الحنّان

الجبّارو علیٰ آلہ و اصحابہ اشداء علیٰ الکفّار

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم،:امّا بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تبارک و تعالیٰ علیٰ لسان نوح علیہ الصلوٰۃ و السلام :

رَبِّ اَنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْہ

صدق اللہ العلی العظیم.

صدیوں سے ذہن سازی جاری ہے۔ ذہن سازی کا پہلا فورم تعلیمی نظام ہے، جسے مسلمانوں پر مسلّط کیا گیا، جو گزشتہ دو دہائیوں تک بس یہی سکھاتا رہا ہے کہ ہم مسلمان دنیا کی نکمی ترین قوم ہیں، جن کا کام ہی دوسروں پر انحصار کرنا ہے اور مغرب دنیا کی بہترین قوم ہے، جس کا دنیا کو احسان مند ہونا چاہیے کہ دنیا کی ہر خوبی ان میں پائی جاتی ہے اور دنیا کی ہر ایک برائی ہم مسلمانوں میں پائی جاتی ہے، یہ غلامانہ سوچ اس امپورٹڈ تعلیمی نظام کے ذریعے بچپن سے ہی مسلمانوں کی نسلوں میں ٹھونسی جاتی رہی ہے، جس کا نتیجہ آج سب کے سامنے ہے، ہم مسلمان ہیں لیکن وضع قطع، رہن سہن، بول چال، گفتار و کردار اہل مغرب جیسا بنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں، تعلیم یافتہ اسے ہی سمجھا جاتا ہے جو روزمرہ گفتگو میں منہ ٹیڑھا کر کے دوچار انگریزی کے الفاظ کا تڑکا بھی لگا سکے، ہمیں اگر وقت کی اہمیت بھی سمجھانی ہو تو ہمارا تعلیمی نظام غیروں کی مثالیں دیتا ہے، ہمیں اگر اخلاقیات سکھانی ہوں تو بھی یہ تعلیمی نظام مغرب کی

چوکھٹ پر سجدہ ریز دکھائی دیتا ہے، ایسے نظام تعلیم کی بھٹی سے جو پک کر باہر نکلے گا، وہ لاشعوری طور پر ہی احساس کمتری کا شکار، مغرب کی مادّی ترقی سے مرعوب و مرغوب اور اس کا ذہنی غلام ہی بن کر نکلے گا، ایسا نظام در حقیقت بانجھ نظام ہے جو خودی کے بجائے غلامی سکھاتا ہو۔

پھر ہمارا نظام خلافت ختم کر کے ہمیں باطل نظام جمہوریت دیا گیا، جو دجالی نظام ہے، جس سے اتحاد پاش پاش ہوا، ہم ملکوں کے اندر بٹ گئے، پھر مزید تقسیم در تقسیم ہوتے گئے یعنی سیاسی پارٹیوں، مذہبی فرقوں، صوبائیت و لسانیت، ذات پات اور چھوٹی قومیتوں میں بٹتے گئے۔

اب آخری ٹارگٹ خاندانی نظام بچا تھا، اب وہ خاندانی نظام بھی (اسی جمہوری نظام کی بدولت) تباہی کی دہلیز پر ہے۔

ایک عیسائی گلبرٹ کیتھ چیسٹرٹن نے سو سال پہلے کہا تھا:

"مغرب ایسا نظام ہم پر جبراً مسلّط کر رہا ہے کہ عنقریب ہم ایک ایسی دنیا میں ہوں گے، جہاں ایک آدمی پر اس لئے شور شرابہ کیا جائے گا کیونکہ وہ دو اور دو کو چار ثابت کرنے پر ڈٹا ہوا ہے۔۔۔ اس شخص کے خلاف سخت نعرے بازی کی جائے گی جو یہ کہے گا کہ گائے کے بھی سینگ ہوتے ہیں۔۔۔ اس شخص کو بھی ستایا جائے گا جو یہ بتائے کہ ایک مثلث کے تین کونے ہوتے ہیں۔۔۔ اور ایک آدمی کو پھانسی پر لٹکایا جائے گا؛ کیونکہ اس نے یہ خبر پھیلائی ہے کہ گھاس سبز ہے۔" یعنی بالکل واضح باتوں کا انکار کیا جائے گا اور حق بات بولنے والوں کو ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔

پاکستان میں ہم جنس پرستی کا قانون بنوایا گیا، اور آج ہمیں ہوش آیا ہے کہ جی ہم پر یہ قانون لاگو کیا جارہا ہے، جو کہ 2018ء سے قانون بن چکا ہے، صرف اس کی شہرت اب ہوئی ہے۔

پیپلزپارٹی، ن لیگ، پی ٹی آئی، ق لیگ، یہ بڑی جماعتیں بنفس نفیس، اپنی خاتون سینیٹرز کے ہاتھوں اس قانون کو پیش کرواچکی اور بنواچکی ہیں، آج اس گھناؤنے جرم کو 5 سال ہوچکے ہیں، کثیر تعداد نے اس قانون کی پناہ میں اپنی جنس بغیر کسی میڈیکل ٹیسٹ کے، صرف خواہشات کے مطابق تبدیل کروائی اور شناختی کارڈز تک بنوائے، اسی قانون سے فائدہ لیتے ہوئے ہم جنس پرستی کی شادیاں تک رچائی ہیں۔

مغربی تہذیب کی پھیلائی ہوئی تباہی کا عمل (دنیا پر ان کے قبضے کی وجہ سے) انسانیت کی بقاء کا مسئلہ بن چکا ہے، پاکستان میں پچھلے چند سالوں سے تبدیلی جنس یا ہم جنس پسندی کی آوازیں اٹھ رہی ہیں جبکہ مغرب میں پچھلے پچاس سال سے اٹھ رہی ہیں، اگر تاریخ کے صفحات پر نگاہ ڈالی جائے تو اس کے چار بنیادی ادوار ہیں۔

پہلا دور:

صِنفی مساوات یا تانیثیت، عُرفِ عام میں فیمینزم (Feminism)۔

دوسرا دور:

آزاد جنسی تعلُّقات، خاندانی نظام کی تباہی اور ہم جنس پرستی۔

تیسرا دور:

جنسی تقسیم یا صِنفی تقسیم کا خاتمہ۔

(Abolition of sexual and gender division)

چوتھا دور:

انسان و جانور کی تفریق کا خاتمہ (Otherkin)۔

مغرب چوتھے دور میں داخل ہو چکا ہے، کسی نے خوب کہا:

"اہل مغرب پہلے اہلِ کتاب تھے پھر اہلِ کتا ہوئے اور اب کتا ہو گئے ہیں۔"

ان میں سے تیسرا دور ہم تک بھی آ چکا، اگر انسانیت کو بچانا ہے تو بند باندھ لیجیے، کسی بھی جرم پر خاموشی انسان کو گونگا شیطان بنواتی ہے، ہر شخص کو اپنی بساط کے مطابق اس کو ختم کروانے، اور اس فعل کے مجرموں کو سزا دلوانے کی، انتہائی کوشش و کاوش ضرور کرنی ہو گی، کیونکہ یہ ہمارا دینی فریضہ ہے۔

اللہ سبحانہ تعالی امتِ مسلمہ کے حالِ زار پر رحم فرمائے۔ آمین

ٹرانس جینڈر (Trangender) کیا ہے؟

مغربی اصطلاحات کو اہلِ مغرب سے ہی لیا جائے ورنہ اصطلاحی مغالطہ میں واقع ہو جائیں گے، اسی مغالطے کو مغرب زدہ حکمرانوں نے باخوبی استعمال کیا اور پوری قوم کو دھوکا دیا ہے۔

اقوامِ متحدہ ہم جنس پرستی اور بے حیائی کے فروغ کا سربراہ ہے، چنانچہ اسی کی بیان کردہ تعریفات کو پیش کریں گے، جو عالمی ادارہ صحت (WHO) اور اقوامِ متحدہ انسانی حقوق چارٹر (UNHRC) کے LGBT سیکشن میں درج ہیں (SOGIESC)

یاد رہے!!

"درج ذیل اصطلاحات کا اسلام سے تعلق نہیں اور نہ اسلام ان تقسیمات کا حامی ہے، یہاں فقط مغرب کے نظریے کو پیش کیا جا رہا ہے۔"

جینڈر (Gender) اور سیکس (Sex) میں فرق:

سب سے پہلے اہل مغرب کا جینڈر (Gender) اور سیکس (Sex) کے درمیان بیان کردہ فرق کو سمجھ لیں؛ تاکہ اصطلاحات سمجھنے میں آسانی ہو۔ (یاد رہے! 1945ء سے پہلے جینڈر (Gender) اور سیکس (Sex) کو ایک ہی تصور کیا جاتا تھا۔)

" سیکس، جنس (Sex)" سے مراد، مردوں اور عورتوں کی مختلف حیاتیاتی اور جسمانی خصوصیات ہیں، جیسے: تولیدی اعضاء، کروموسوم، ہارمونز وغیرہ۔

چنانچہ " جنس، سیکس (Sex) " محض احساس کا نام نہیں ہے بلکہ جنس کا تعیّن ظاہری اعضاء یا ہارمونل ٹیسٹ سے ہوگا۔

"جینڈر، صِنف (Gender)" سے مراد، مردوں اور عورتوں کی قبول شدہ سماجی حیثیت یا خصوصیات ہیں، جیسے: خواتین اور مردوں کے جداگانہ (خود ساختہ) اصول، کردار اور تعلقات وغیرہ، یہ مختلف معاشروں میں مختلف ہوتے ہیں اور اسے تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے۔

صِنف (Gender) کا تعیّن محض ظاہری اعضاء سے نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق جسم ، روح اور دماغ کے اندر پیدا ہونے والی تبدیلیوں کے احساسات سے ہے، جو ظاہری علامات کے خلاف بھی ہوسکتے ہیں۔

چنانچہ، یہ ہوسکتا ہے کہ، ایک شخص صِنفی (Gender) احساسات کی بناء پر الگ ہو اور جنسی (Sex) لحاظ سے الگ ہو۔

جنسی میلان (Sexual Orientation):

یہ اصطلاح دوسروں کی طرف جنسی میلان کے لئے استعمال کی جاتی ہے، گویا ما قبل دونوں اصطلاح کا تعلق فرد کی اپنی ذات کے ساتھ تھا اور اِس اصطلاح کا تعلق غیر کے ساتھ ہے۔

ٹرانس جینڈر کو ہر قسم کے جنسی میلان کی اجازت ہے، خواہ مرد کی طرف ہو یا عورت کی جانب یا دونوں یا دیگر اقسام کی طرف۔

سس جینڈر (Cis Gender):

یہ ٹرانس جینڈر کے مقابلے میں ایک اصطلاح ہے، یعنی وہ شخص جو اپنی پیدائشی جنس سے مطمئن ہو، جس کی جنس اور صنف ایک ہی ہو، جیسا کہ مغربی جہالت سے پہلے ہوا کرتا تھا کہ پیدائشی مرد، مرتے دم تک مرد ہی ہوتا اور پیدائشی عورت بھی عورت ہی رہتی۔

ٹرانس جینڈر (Transgender):

لغت میں "ٹرانس" کا معنی "تبدیل کرنا" اور "جینڈر" کا معنی "جنس" جسے اہل مغرب نے "صِنف" کا نام دیا ہے۔

اقوام متحدہ کی جاری کردہ تعریف کے مطابق "ٹرانس جینڈر" سے مراد:

"کوئی ایسا شخص جس کی پیدائش کے وقت متعیّن کی گئی جنسی شناخت (Sexual Identity)، اس کے صِنفی احساسات (Gender Feelings) سے مختلف ہو۔"

یعنی ایسے افراد، جو پیدائشی طور پر، جسمانی اور ہارمونز کے اعتبار سے، نارمل عورت یا نارمل مرد کی جنس کے ساتھ پیدا ہوئے، مگر بڑے ہو کر کسی نفسیاتی الجھن یا پیچیدگی،

معاشرتی دباؤ، ٹرینڈ، ذاتی پسند وناپسند کی بنیاد پر اپنی جنس (Sex) سے ناخوش ہیں اور اپنی مرضی سے اپنی صِنف (Gender) کا تعیّن کرتے ہیں، مرد ہوں تو عورت بن جاتے ہیں، عورت ہو تو مرد بن جاتے ہیں یا کوئی اور جنسی شناخت اختیار کرتے ہیں (جیسے خود کو خصّی کرلینا وغیرہ)۔

جنس (Sex) کی تبدیلی کا انہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہے تو وہ فرد اپنی صِنف (Gender) کے مطابق آپریشن کروا کے جنس (Sex) تبدیل کروائیں اور چاہیں تو جنس (Sex) تبدیل کئے بغیر مخالف جنس (Sex) کا حلیہ اختیار کریں اور مخالف جنس (Sex) کے فوائد اور مخالف جنس (Sex) سے فوائد حاصل کریں، اسی طرح مخالف جنس (Sex) کے نقصانات اور مخالف جنس (Sex) سے نقصانات کو برداشت کریں۔

ٹرانس جینڈر کو ٹرانس سیکشوئل (Trans Sexual) بھی کہتے ہیں، یہ ایک جامع اصطلاح (Umbrella Term) ہے، اس میں یہ سب بھی شامل ہیں، ٹرانس مین، ٹرانس ویمن، جینڈر کوئیر، نون بائنری، تھرڈ جینڈر، ٹو اسپرٹ اور دیگر مختلف صِنفی افراد۔

ٹرانس مین (Transman):

ایسا مرد جو پیدائش کے وقت جنسی لحاظ سے مکمل عورت تھا، لیکن اب وہ صِنفی احساسات کی بناء پر مرد کہلاتا ہے۔ اسے "مترجلہ" کہتے ہیں۔

ٹرانس وومن (Transwoman):

ایسی عورت جو پیدائش کے وقت جنسی لحاظ سے مکمل مرد تھی، لیکن اب وہ صِنفی احساسات کی بناء پر عورت کہلاتی ہے۔ اسے "زنخہ" کہتے ہیں۔

جینڈر کوئیر (Gender Queer):

ایک ایسا شخص جو مرد یا عورت دونوں جنسوں کے مجموعہ کے طور پر اپنی جنفی شناخت کرتا ہے یا وہ دونوں جنسوں کا انکاری ہے۔

نون بائنری (Non-binary):

وہ افراد جو خصوصی طور پر مرد یا عورت کے طور پر اپنی شناخت نہیں کرتے ہیں۔ ذہنی طور پر وہ تذبذب کا شکار ہوتے ہیں کہ ہم مرد ہیں یا عورت، حالانکہ وہ جسمانی اعتبار سے فقط مرد یا عورت ہوتے ہیں۔

تھرڈ جینڈر (Third Gender):

ایسے افراد جو مرد یا عورت کے طور پر اپنی شناخت نہیں کرتے یا جن کی جنس کو مرد یا عورت نہیں سمجھا جاتا۔

نادرا (NADRA) نے جنس کے خانہ میں مرد اور عورت کے علاوہ، تیسری جنس (Third Gender) کے ضمن میں، مزید تین جنسوں Male Eunuch, Female Eunuch اور Unisex کا اضافہ کر دیا گیا۔

مرد یونیک (Male Eunuch):

ایسا مرد جس نے اپنے آپ کو خصّی کروایا ہو یا جنسی اعضاء کو کٹوایا ہو۔

عورت یونیک (Female Eunuch):

ایسی عورت جس نے اپنے آپ کو خصّی کروایا ہو یا جنسی اعضاء کو کٹوایا ہو۔

یونی سیکس (Unisex):

مرد اور خاتون، دونوں کی شناخت کے بغیر ہو۔

یونیک (Eunuch) ہونے کی چار ممکنہ صورتیں ہیں:

1۔ بالرضا اپنے جنسی اعضاء (sex organs) زائل کر دیے ہوں۔
2۔ بالجبر یعنی زبردستی (forcefully) جنسی اعضاء زائل کر دیئے گئے ہو۔
3۔ طبی لحاظ سے جنسی اعضاء زائل کروانا ضروری ہو گیا ہو، جیسے: کینسر وغیرہ جیسی جان لیوا بیماری ہو۔
4۔ حادثاتی طور پر جنسی اعضاء زائل ہونا۔

ذو جنسی تصور (Two Spirit):

ایک ایسا فرد جس کے ایک ہی جسم میں مردانہ اور زنانہ احساسات ایک ساتھ پروان چڑھتے ہوں۔ یعنی ایک فرد ہے تو جسمانی اعتبار سے (Biologically) ایک مکمل مرد یا ایک مکمل عورت، لیکن ذہنی طور پر (Psychologically) اپنے آپ کو مرد و عورت دونوں محسوس کر رہا ہو، اگرچہ وہ اپنی جنسی شناخت تبدیل کرنے کی خواہش نہیں رکھتا لیکن صنفی شناخت میں دونوں احساسات رکھتا ہے۔

جینڈر فلوئیڈ، (Gender-fluid):

وہ افراد جو اپنی جنس کے بارے میں متضاد ذہن رکھتے ہیں، یعنی کچھ دن انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ مرد ہیں، ان دنوں وہ مردانہ حلیہ و کام اختیار کرتے ہیں اور کچھ ایام وہ عورت ہونا گمان کرتے ہیں، تو زنانہ حلیہ و افعال سرانجام دیتے ہیں۔

صنفی شناختی عارضہ (Gender dysphoria):

ٹرانس جینڈر اپنی جنسی شناخت سے ناخوش ہوتے ہیں اور جب یہ ناخوشی شدت اختیار کرتی ہے تو اسے "Gender dysphoria" کہتے ہیں۔

ایسے افراد کی رائے وقت، حالات اور نظریات کے اعتبار سے بدل بھی سکتی ہے؛ اس لئے یہ افراد کبھی مخالف جنس کا حلیہ اور افعال اختیار کرتے ہیں اور کبھی سرجری یا ہارمون کے ذریعے اپنے اندرونی و بیرونی اعضاء میں تبدیلی لاتے ہیں۔

ان اصطلاحات کو جاننے کے بعد یہ جاننا ضروری ہے کہ، اقوام متحدہ کی جاری کردہ اصطلاحات کے مطابق "خُنثیٰ" (Intersex) کیا ہے؟ اور ٹرانس جینڈر اور خنثی میں کیا فرق ہے؟

خُنثیٰ (Intersex):

"خُنثیٰ" (Intersex) اسے Hermaphrodite بھی کہتے ہیں، ایسے افراد جو پیدائشی طور پر جنسی ابہام (sexual ambiguity) کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں، یعنی ایک شخص مرد اور عورت کی جسمانی علامتوں کے امتزاج کے ساتھ پیدا ہو۔

خُنثیٰ (Intersex) کی تین مختلف حالتیں ہیں۔

ایکس ایکس انٹر سیکس (XX intersex):

ایسا شخص جس کے بیرونی (ظاہری) اعضاء مردانہ ہوتے ہیں اور اندرونی اعضاء میں عورت کی بیضہ دانی بھی ہو۔

ایکس وائی انٹر سیکس (XY intersex):

ایسا شخص جس کے بیرونی جنسی اعضاء خواتین کے ہوتے ہیں، لیکن اندرونی جنسی اعضاء مردانہ ہوتے ہیں۔

حقیقی گوناڈل انٹر سیکس (True gonadal intersex):

ایسا شخص جس کے خارجی جنسی اعضاء مبہم ہوں یا فقط زنانہ یا فقط مردانہ ہوں، لیکن اندرونی جنسی اعضاء میں دونوں جنسوں کا امتزاج ہو، یعنی بیضہ دانی اور خصیے دونوں کے ٹشوز ہوں۔

" ٹرانس جینڈر " (Transgender) اور " خُنثیٰ " (Intersex) میں فرق:

ان تعریفات سے بالکل واضح ہے کہ " ٹرانس جینڈر " اور " انٹر سیکس " (خُنثیٰ) بالکل جدا جدا ہیں۔ " ٹرانس جینڈر " ابتدائی طور پر نارمل مرد یا نارمل عورت ہوتا ہے جبکہ انٹر سیکس " (خُنثیٰ) جنسی ابہام کے ساتھ پیدا ہوتا ہے یعنی مرد اور عورت کی جسمانی علامات کا مرکب ہوتا ہے۔

ٹرانس جینڈر (Transgender) اور دین اسلام

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کائنات کی ہر ہر چیز کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس نے ہر چیز کے لیے ایک اصول اور ایک ضابطہ مقرر فرما دیا ہے۔ اس اصول اور ضابطے کی پابندی سب کے لیے ضروری ہے، اس سے باہر نکلنے کی کسی کو بھی کسی صورت اجازت نہیں ہے۔

ٹرانس جینڈر اصل میں تخلیق الٰہی میں تبدیلی لانے کا شیطانی پروگرام ہے جو کہ حرام ہے، اب چاہے وہ تبدیلی جنس ہو، یہ بھی حرام ہے، چاہے وہ دوسری جنس کا حلیہ و اطوار کو اختیار کرنا ہو، یہ بھی ممنوع ہے، چاہے وہ اپنے آپ کو خصّی کروانا ہو، یہ بھی ناجائز ہے، دلائل درج ذیل ہیں۔

تبدیلی جنس حرام

- قرآن مجید میں ہے کہ جب شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے

انکار کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مردود ہو کر نکلا تو اس نے کہا:

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾[1]

ترجمہ: جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس (شیطان) نے کہا: میں ضرور تیرے بندوں سے مقررہ حصہ لوں گا۔ اور میں (شیطان) ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دلاؤں گا تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے **اور میں (شیطان) انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے** اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا۔

- ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾[2]

(اے لوگو!) اپنے آپ کو اللہ کی بنائی ہوئی اس خلقت پر قائم رکھو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے۔

---

(1) النساء: ٤/ ١١٨، ١١٩
(2) الروم: ٣٠/ ٣٠

دوسری جنس کا حلیہ و اطوار ممنوع ہے

- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی وضع اختیار کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی وضع اختیار کرتے ہیں اور فرمایا: انھیں اپنے گھروں سے نکال دو۔"(3)

- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے زنانہ صورت اختیار کرنے والے مردوں اور مردانہ صورت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے"۔(4)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مُخَنَّث لایا گیا جس کے ہاتھ اور پاؤں پر مہندی لگی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کیا ہے؟" عرض کیا گیا: "یہ عورتوں سے مشابہت کرتا ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے مدینہ منورہ سے نکالنے کا حکم دیا۔ صحابہ نے عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اسے قتل نہ کردیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے مسلمانوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے"(5)

---

(3): صحيح البخاري، كتاب اللباس، رقم الحديث: ٥٨٨٦

(4): مسند أحمد، مسند عبد الله بن العباس، رقم الحديث: ٣١٥١

(5): سنن أبي داؤد، كتاب الادب، باب الحكم في المخنثين، رقم الحديث: ٤٩٢٨

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے زنانہ لباس پہننے والے مردوں پر اور مردانہ لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے"۔ (6)

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"چار قسم کے لوگ ایسے ہیں، جو صبح اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام اس کی ناراضگی میں کرتے ہیں۔" عرض کی گئ: "یارسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟" ارشاد فرمایا: "وہ مرد جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں اور جانوروں اور مردوں سے بدفعلی کرنے والے۔" (7)

خصّی ہونے کی ممانعت

- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا معاملہ پیش آیا جنہوں نے عورتوں سے ترکِ تعلق کر لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا اور فرمایا:

"اے عثمان! مجھے رہبانیت کا حکم نہیں دیا گیا ہے، کیا تم میری سُنّت سے بیزار ہو گئے؟" عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسا نہیں ہے، فرمایا: "پھر میری سُنّت تو یہ ہے کہ (رات کو) نماز پڑھتا ہوں تو سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا ہوں تو (افطار بھی کرتا رہتا ہوں) کھاتا بھی ہوں، نکاح بھی کرتا ہوں

---

(6): سنن أبي داؤد، كتاب اللباس، باب في لباس النساء، رقم الحديث: ٤٠٩٨

(7): كنز العمال، كتاب المواعظ والحكم، رقم الحديث: ٤٣٩٨٢

اور طلاق بھی دیتا ہوں۔ پس جس نے میرے طریقے سے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔" سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی صحابہ نے یہ تہیہ کر لیا تھا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اس حالت پر برقرار رہنے کی اجازت دے دی تو ہم سب اپنے آپ کو خصی بنا لیتے اور (عورت سے) ترک تعلق کر لیتے۔[8]

- عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں خصی ہونے کی اجازت عطا فرمائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : جس نے کسی کو خصی کیا یا اپنے آپ کو خصی کیا تو وہ ہم میں سے نہیں، کیونکہ میری امت کا خصی ہونا، روزہ رکھنا ہے۔[9]

اب آپ فیصلہ کر لیں کہ ٹرانس جینڈر مظلوم ہے یا ظالم؟؟

جس مرد نے محض زنانہ روپ دھارنے، لواطت، جسم فروشی، جنسی خواہشات کی تکمیل، بھیک بٹورنے، ناچ گانے کے پیشے کے لیے، اپنے خالق کی تخلیق، رب کی رضا اور اس کے احکامات کو سراسر پس پشت ڈالتے ہوئے جنس تبدیل کروائی یا خصی ہوا یا زنانہ انداز اختیار کیے، ایسا فرد ہرگز مظلوم نہیں بلکہ ظالم ہے۔

اسی طرح جس عورت نے محض مردانہ روپ دھارنے، سحق (ہم جنس پسندی)، جسم فروشی، جنسی خواہشات کی تکمیل، بھیک بٹورنے کے لیے، اپنے خالق کی تخلیق، ربّ

(8): سنن دارمی، من کتاب النکاح، باب النهی عن التبتل، رقم الحدیث: ٢٢١٥

(9): شرح السنة للبغوی، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، رقم الحدیث: ٢٢٣٨

کی رضا اور اس کے احکامات کو نظر انداز کرتے جنس تبدیل کروائی یا خصّی ہوئی یا مردانہ انداز اختیار کیے، ایسا فرد ہرگز مظلوم نہیں بلکہ ظالم ہے۔

تیسری جنس (Third Gender) اور دین اسلام

انسان کی جنس نر اور مادہ میں منحصر ہے یا اس کے علاوہ کوئی تیسری جنس بھی ہے؟ متعدد نصوص کی روشنی میں حضرات مفسّرین نے اس کی صراحت فرمائی ہے کہ قرآن کریم میں انسان کی جنس صرف نر اور مادہ میں منحصر ہے، اس کے علاوہ کوئی تیسری جنس شرعاً ثابت نہیں ہے۔ چند آیات کریمہ درج ذیل ہیں:

- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① (10)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے بچو۔) بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

- ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ

---

(10): النساء: ٤/ ١

اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾[11]

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ جو چاہے پیدا کرے ۔جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملا دے اور جسے چاہے بانجھ کردے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے۔

- دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾[12]

ترجمہ: اور یہ کہ اسی نے دو جوڑے بنائے نَر اور مادہ نطفہ سے جب ڈالا جائے۔

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے انسانوں کو جوڑوں کی صورت میں پیدا فرمایا ہے، بعض کو نر اور بعض کو مادہ پیدا فرمایا ہے۔ نر اور مادہ کے علاوہ کوئی تیسری جنس اللہ تعالی نے پیدا نہیں فرمائی، جیسا کہ حضرات مفسرین نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ حتی کہ حضرات فقہائے کرام نے خُنثیٰ، جو نر اور مادہ دونوں کے جِنسی اعضاء اور علامات پر مشتمل ہوتا ہے، اس کو بھی غالب علامات کے پیش نظر، نر یا مادہ قرار دے کر، اس پر متعلقہ جِنس کے احکام جاری کیے ہیں۔

---

(11):الشوریٰ:۴۲/ ۴۹۔۵۰

(12):النجم:۵۳/ ۴۵۔۴۶

رہی بات خُنثیٰ مُشکل کی جو مردانہ اور زنانہ دونوں طرح کی جنسی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے، اور کسی ایک جانب کو ترجیح دینے کی ظاہری وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی، اس کے بارے میں بھی حضرات علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ خُنثیٰ مُشکل اگرچہ ہمارے لیے اس کی جنس کی تعیین میں ابہام ہے، تاہم فی الواقع وہ نر یا مادہ ہی ہوتا ہے ،اس لیے شریعت مطہرہ میں نر اور مادہ کے علاوہ تیسری جنس کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔

یہ جان کر خوشگوار حیرت ہوتی ہے کہ حضرات مفسّرین کرام کے اس دعوی کو آج سائنس درست ثابت کر چکی ہے، چنانچہ اگرچہ سابقہ ادوار میں جسمانی اعضاء اور علامات میں تعارض کی صورت میں خُنثیٰ کو کسی بنیاد پر مرد یا عورت کی جنس میں ڈالنا ممکن نہ تھا، تاہم آج کل اگر ظاہری اعضاء اور علامات سے فیصلہ نہ ہو سکے تو الٹراساونڈ اور ایم آر آئی کے ذریعے داخلی تولیدی اعضاء کو جانچا جاتا ہے، اور اس کی بنیاد پر خُنثیٰ کا فیصلہ ہو جاتا ہے کہ وہ مرد ہے یا عورت، تاہم اگر اس صورت میں بھی ابہام رہے تو پھر Karyotyping کے ذریعے انسان کے جنسی کروموسومز کو جانچا جاتا ہے، جس سے خُنثیٰ کی جنس متعین ہو جاتی ہے۔ اگر پھر بھی ابہام باقی ہے تو اب وہ خُنثیٰ مشکل کہلائے گا کیونکہ ترجیح کی صورت نہیں ہے۔

اس سلسلے میں حضرات مفسرین اور فقہائے کرام کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

علامہ ابو بکر جصاص حنفی (متوفی: 370ھ) فرماتے ہیں:

وقوله تعالى وأنه خلق الزوجين الذكر والأنثى من نطفة إذا تمنى قال أبو بكر لما كان قوله الذكر والأنثى اسم للجنس استوعب الجميع وهذا يدل على أنه لا يخلوا من أن يكون

ذكرا أو أنثى وأن الخنثى وإن اشتبه علينا أمره لا يخلو من أحدهما وقد قال محمد بن الحسن إن الخنثى المشكل إنما يكون ما دام صغيرا فإذا بلغ فلا بد من أن تظهر فيه علامة ذكر أو أنثى وهذه الآية تدل على صحة قوله آخر سورة النجم .(أحكام القرآن للجصاص،5/ 298)

امام فخر الدین رازی شافعی (متوفی:606ھ) فرماتے ہیں:

المسألة الثالثة: القسم بالذكر والأنثى يتناول القسم بجميع ذوي الأرواح الذين هم أشرف المخلوقات، لأن كل حيوان فهو إما ذكر أو أنثى والخنثى فهو في نفسه لا بد وأن يكون إما ذكرا أو أنثى، بدليل أنه لو حلف بالطلاق، أنه لم يلق في هذا اليوم لا ذكرا ولا أنثى، وكان قد لقي خنثى فإنه يحنث في يمينه.[13]

علامہ جار اللہ زمخشري متوفی:538ھ فرماتے ہیں:

والخنثى، وإن أشكل أمره عندنا فهو عند الله غير مشكل، معلوم بالذكورة أو الأنوثة، فلو حلف بالطلاق أنه لم يلق

---

(13): تفسير الرازي– مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير،٣١/ ١٨٢

يومه ذكرا ولا أنثى، ولقد لقي خنثى مشكلا: كان حانثا، لأنه في الحقيقة إما ذكرا أو أنثى، وإن كان مشكلا عندنا. (14)

علامہ ابو بکر کاسانی حنفی متوفی: 587ھ فرماتے ہیں:

فالخنثى من له آلة الرجال والنساء، والشخص الواحد لا يكون ذكرا وأنثى حقيقة، فإما أن يكون ذكرا، وإما أن يكون أنثى. (15)

خُنثیٰ (Intersex Persons) اور دین اسلام

قدرتی طور پر کسی کا خُنثیٰ پیدا ہونا فرد کا ذاتی عیب نہیں ہے۔ اس طبقے کی بھلائی اور بحالی پر کئے جانے والے اقدامات پر کوئی سوال نہیں ہے بلکہ دین اور علماء سے دُوری ہی اس طبقے کی زبوں حالی کی ذمہ دار ہے؛ کیونکہ شریعتِ مطہرہ میں اس طبقے کے حقوق تفصیلا بیان کئے گئے ہیں، مگر جہالت کی وجہ سے عمل درآمد نہیں۔

خُنثیٰ کے ساتھ گھروں میں امتیازی سلوک، بازاروں میں طعن و تشنیع، مخصوص گروہوں کو سپرد کرنا، والدین اور خاندان سے محرومی، نامناسب حُلیہ اختیار کرنے پر مجبور کرنا، بھیک مانگنے یا برے افعال کے ذریعے ہی کمانے کا اختیار دینا وغیرہ، حالانکہ اس طبقے کی حیثیت اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص آنکھ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ، میں نقص کے ساتھ پیدا ہوا، جس طرح معذور افراد ہمدردی اور امداد کے مستحق ہیں، یہ بھی مستحق ہیں۔

---

(14): تفسير الزمخشري - الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، ٤/ ٧٦٢)

(15): بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، ٧/ ٣٢٧

اصل مسئلہ تو خُنثیٰ کے مظلوم طبقے کا ہے، جن کے لیے قانون سازی کر کے ان کے مسائل حل کرنے چاہیئے تھے، حکومت کا فرض تو یہ بنتا تھا کہ وہ علماء اسلام سے رابطہ کر کے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں ان کے احکام و حقوق کی قانون سازی کرتی اور انہیں نارمل زندگی گزارنے کے مواقع مہیا کرتی لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کیا بلکہ اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے حصول کے لئے (خُنثیٰ کے لیے بھی اور معاشرے کے تمام مردوں اور عورتوں کے لیے بھی) کبھی نہ ختم ہونے والے مسائل کا قانون پاس کر دیا۔

ٹرانس جینڈر کی تاریخ

ٹرانس جینڈر کی تاریخ کا تعلق ہم جنس پرستی کی تاریخ سے جڑا ہوا ہے، تفصیل کے لئے ہماری کتاب **"مغرب کا بھیانک چہرہ"** پڑھ لیں، یہاں مختصراً بیان کیا جائے گا۔

مغرب میں ہم جنس پسندوں کے حقوق منوانے کی تحریک 1920ء میں شروع ہوئی تھی اور 2000ء کی دہائی میں ہم جنس سرگرمیوں کی ممانعت کے قوانین کو ختم کیا گیا تھا اور ہم جنس شادیوں کو قانونی حیثیت دینے کا فیصلہ ہوا۔

مغرب میں ہم جنس پرستوں کے حقوق کی تحریک نے پچھلی صدی اور خاص طور پر پچھلے دو دہائیوں میں زبردست ترقی دیکھی ہے۔ ہم جنس پرست سرگرمی کی ممانعت کے قوانین ختم کر دیئے گئے ہیں، ان افراد کو اب ہر ادارے میں کھلے عام خدمت کرنے کی اجازت ہے (اس میں ٹرانس جینڈر افراد کو مارچ 2018ء تک کھلے عام خدمت کرنے کی اجازت تھی، جبکہ فی الحال ایک نئی پابندی عائد کر دی گئی تھی)، ہم جنس پرست جوڑے اب قانونی طور پر شادی کر سکتے ہیں اور بچوں کو گود لے سکتے ہیں۔

انگریز شاعر اور مصنّف رڈکلیف ہال (Radclyffe Hall) نے 1928ء میں ہم جنس پرستوں پر مبنی ناول شائع کیا تو تنازعہ کھڑا ہوا، دوسری جنگ عظیم کے دوران، نازیوں (Nazis) نے ہم جنس پرست مردوں کو حراستی کیمپوں میں رکھا، انہیں بدنام زمانہ گلابی تکون کا بیج (Pink Triangle Badge) لگایا، جو جنسی شکاریوں کو بھی دیا گیا تھا۔

1950ء میں ہیری ہی (Harry Hay) نے ملک کے ہم جنس پرستوں کے حقوق کے پہلے گروپ میں سے ایک (Mattachine Foundation) میٹا چین فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی، وہاں پہلا ہم جنس پرست میگزین شائع کیا، 1954ء میں میگزین کو فحش قرار دیا گیا اور پابندی لگادی گئی۔

1955ء میں دوسری ہم جنس پرست تنظیم ڈوٹرز آف بلیٹیس (Daughters of Bilitis) کے نام سے قائم ہوئی، جس نے جلد ہی ایک نیوز لیٹر شائع کرنا شروع کیا۔

تحریک کے ان ابتدائی سالوں میں کچھ قابل ذکر رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا، امریکن سائکاٹرک ایسوسی ایشن (American Psychiatric Association) نے ہم جنس پرستی کو 1952ء میں ذہنی خرابی کی ایک شکل کے طور پر درج کیا۔

اگلے سال، صدر ڈوائٹ ڈی آئزن ہاور (Dwight D. Eisenhower) نے ایک ایگزیکٹو آرڈر (Executive Order) پر دستخط کیے جس میں ہم جنس پرست لوگوں پر وفاقی ملازمتوں کے حصول پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ یہ پابندی لگ بھگ 20 سال تک برقرار رہی۔

ہم جنس پرستوں کے حقوق کی تحریک نے 1960 ء کی دہائی میں کچھ ابتدائی پیش رفت کی، 1961 ء میں کیلیفورنیا (California) میں ہم جنس پرستی کے بارے میں پہلی دستاویزی فلم نشر ہوئی۔ 1965 ء میں، ڈاکٹر جان اولیوین (Dr. John Oliven)، نے اپنی کتاب "جنسی حفظان صحت اور پیتھالوجی" (Sexual Hygiene and Pathology) میں "ٹرانس جینڈر" کی اصطلاح استعمال کی۔

کچھ سال بعد، 1969ء میں، ایک مشہور واقعہ نے ہم جنس پرستوں کے حقوق کی تحریک "اسٹون وال "کو متحرک کر دیا، یہ پوشیدہ ہم جنس پرستوں کا کلب "اسٹون وال" (Stone Wall) ایک ادارہ بنا جو بے گھر ہم جنس پسند نوجوانوں کا خیر مقدم کرتا تھا، لیکن 28 جون 1969ء کے اوائل میں نیویارک سٹی پولیس نے "اسٹون وال ہوٹل "پر چھاپہ مارا۔

پولیس کے ہراساں کرنے سے تنگ آکر، ہوٹل کے سرپرستوں اور محلے داروں نے پولیس پر حملہ کرکے گرفتار کیا، اس کے بعد پانچ دن تک احتجاج جاری رہا۔

مارشا پی جانسن (Marsha P. Johnson) ایک سیاہ فام ٹرانس جینڈر عورت اور انقلابی LGBT حقوق کی تنظیم کارکن تھیں، اس کے بعد انہوں نے اسٹریٹ ٹرانسوسٹائٹ (اب ٹرانس جینڈر) ایکشن ریولوشنری (اسٹار) (Street Transvestite Action Revolutionaries) قائم کیا، جو ایک گروپ نیویارک شہر میں بے گھر ٹرانس جینڈر نوجوانوں کی مدد کے لئے پر عزم ہے۔

اسٹون وال فسادات (Stone Wall Riots) کے بعد، "بورڈڈ اپ بار " (Boarded-up Bar) نے ایک پیغام پینٹ کیا:

"ہم ہم جنس پرست لوگوں سے گاؤں کی سڑکوں پر پرامن اور پرسکون

طرز عمل برقرار رکھنے میں مدد کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔"

یہ نشان ہم جنس پرستوں کے حقوق کے لئے لڑنے کے لئے وقف ایک ابتدائی تنظیم "میٹاچین سوسائٹی" (Mattachine Society) نے لکھا تھا۔

فسادات کے بعد ہم جنس پرستوں کا لبریشن فرنٹ (Liberation Front) تشکیل دیا گیا تھا۔ انہوں نے ٹائمز اسکوائر (Times Square)، 1969 میں ملین مارچ کیا، مارشا پی جانسن نیویارک شہر کے سٹی ہال میں ہم جنس پرستوں کے لبریشن فرنٹ کے مظاہرے بھی ہوئے، ایک بڑے ہجوم نے 1971ء میں نیویارک شہر کے گرین وچ گاؤں (Greenwich village) میں اسٹون وال فسادات کی دوسری سالگرہ منائی گئی۔

1970ء کی دہائی میں ایل جی بی ٹی (LGBT) افراد کے بڑھتے ہوئے رجحان اور سرگرمی سے اس تحریک کو متعدد محاذوں پر ترقی کرنے میں مدد ملی۔

ابتداءً 1977ء میں، نیویارک کی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا تھا کہ ٹرانس جینڈر "رینی رچرڈز" (Renee Richards) ایک خاتون کی حیثیت سے ریاستہائے متحدہ (United State) کے اوپن ٹینس ٹورنامنٹ (Open Tennis Tournament) میں کھیل سکتی ہے۔

مزید برآں، ایل جی بی ٹی کے متعدد افراد نے عہدوں کو حاصل کیا، "کیتھی کوزاچینکو" (Kathy Kozachenko) نے این ہاربر کے لئے ایک نشست جیتی، 1974ء میں مشی گن (Michigan) سٹی کونسل عوامی عہدے پر منتخب ہونے والے پہلے آؤٹ امریکی تھے۔ ہم جنس پرستوں کے حقوق کے پلیٹ فارم پر انتخابی مہم چلانے والے "ہاروی ملک" (Harvey Milk) 1978ء میں سان فرانسسکو شہر کا

نگران بنا، وہ کیلیفورنیا میں کسی سیاسی عہدے کے لئے منتخب ہونے والا پہلے ہم جنس پرست آدمی بن گیا۔

1978ء میں ہم جنس پرستوں کی آزادی کی تحریک میں عروج دیکھتے ہوئے، ہاروے ملک (Harvey Milk) اور دیگر سربراہان نے تحریک کے لیے گلبرٹ بیکر (Gilbert Baker) کو ایک جھنڈا بنانے کا حکم دیا۔

گلبرٹ بیکر چاہتا تھا کہ یہ جھنڈا خوبصورت و منفرد ہو، LGBTQ کمیونٹی کی شاندار نمائندگی کرے۔ پہلا جھنڈا آٹھ رنگین پٹیوں پر مشتمل تھا: گرم گلابی (جنسیت)، سرخ (زندگی)، نارنجی (شفا)، پیلا (سورج)، سبز (فطرت)، نیلا (آرٹ)، انڈگو (ہم آہنگی) اور بنفشی۔ (انسانی روح)۔ رضاکاروں کی مدد سے، بیکر نے سان فرانسسکو میں ہم جنس پرستوں کے پہلے دو جھنڈے تیار کئے۔

نومبر 1978ء میں ہاروے ملک (Harvey Milk) کے قتل کے بعد قوس قزح (Rainbow) کے جھنڈے کی مانگ بہت بڑھ گئی۔ لیکن گرم گلابی تانے بانے کی کمی (اور خرچ) کی وجہ سے جھنڈے کو سات دھاریوں تک کم کر دیا گیا، بعد میں اسے دوبارہ چھ دھاریوں (سرخ، نارنجی، پیلا، سبز، نیلا اور بنفشی) کر دیا گیا، موجودہ چھ پٹیوں والا قوس قزح کا جھنڈا LGBTQ کمیونٹی کی کثیر اقسام کی علامت ہے اور اسے عالمی سطح پر LGBTQ سپورٹ کے نشان کے طور پر جانا جاتا ہے۔

2003ء میں، خود پرچم کی 25 ویں سالگرہ کی یاد میں، بیکر نے ایک بار پھر ایک بڑا قوس قزح پرائیڈ پرچم بنایا، یہ جھنڈا (Sea-to-Sea Flag) خلیج میکسیکو (Gulf of Mexico) سے بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) تک سمندر سے سمندر تک پھیلا ہوا تھا، گنیز ورلڈ ریکارڈ نے انہیں دنیا کے سب سے بڑے جھنڈے کے طور

پر تسلیم کیا، پھر اس دیو ہیکل جھنڈے کو کاٹ کر دنیا بھر کے سو سے زیادہ شہروں میں پھیلا دیا گیا۔

گلبرٹ بیکر (Gilbert Baker) کی زندگی پر دستاویزی فلم بنائی گئی "رینبو پرائی " (Rainbow Pride) اور پہلا جھنڈا بنانے کے لیے استعمال ہونے والی اس کی اصل سلائی مشین سان فرانسسکو میں LGBT ہسٹوریکل سوسائٹی میں نمائش کے لیے رکھی گئی۔

1992ء میں، بل کلنٹن (Bill Clinton) نے اپنے صدر بننے کی مہم کے دوران وعدہ کیا تھا کہ وہ فوج میں ہم جنس پرستوں کے خلاف پابندی ختم کر دیں گے، 1993ء میں "مت پوچھو، مت بتانا"، "ڈی اے ڈی ٹی" (Don't Ask, Don't Tell) پالیسی، جس میں ہم جنس پرست مردوں اور عورتوں کو فوج میں خدمت کرنے کی اجازت دی گئی بشرطیکہ وہ ہم جنسیت کو خفیہ رکھیں۔

2011ء میں صدر اوبامہ نے کچھ وقت کے لیے "ڈی اے ڈی ٹی" کو منسوخ کیا اور 12000 سے زیادہ فوجی افسران کو اپنی ہم جنسی کو چھپانے سے انکار کرنے پر فارغ کر دیا گیا۔

1992ء میں کولمبیا (Colombia) کے ضلع نے ایک قانون منظور کیا جس کے تحت ہم جنس پرستوں اور ہم جنس پرست جوڑوں کو گھریلو شراکت داروں کے طور پر اندراج کرنے کی اجازت دی گئی، جس سے انہیں شادی کے کچھ حقوق فراہم کیے گئے۔

2003ء میں ہم جنس پرستوں کے حقوق کے حامیوں کے پاس ایک اور خوشی کی خبر تھی کہ، امریکی سپریم کورٹ نے ریاست کے اینٹی سوڈومی (Anti Sodomy) قانون کو ختم کردیا۔

اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کے نام پر ایل جی بی ٹی کی پر زور حمایت کرتے ہوئے 2011ء میں حقوق کو تسلیم کرنے کے لیے اپنی پہلی قرارداد منظور کی، جس کے بعد "اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق" نے ایک رپورٹ جاری کی جس میں "ہم جنس پرست گروپ (+LGBTQ)" کے حقوق کی خلاف ورزیوں، بشمول نفرت انگیز جرائم، ہم جنس پرستوں کی سرگرمیوں کو مجرمانہ، اور امتیازی سلوک بنانے سے متعلق شماریات شامل ہیں۔

رپورٹ کے اجرا کے بعد، اقوام متحدہ نے ان تمام ممالک پر زور دیا جنہوں نے ابھی تک ایسا نہیں کیا ہے کہ وہ "ہم جنس پرست گروپ (+LGBTQ)" حقوق کے تحفظ کے لیے قوانین بنائے۔ پھر مضبوط ممالک کے ذریعے کمزور ممالک پر جبراً نفاذ جاری ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کی جاتی ہے۔

اب اگر کوئی اس گھناؤنے کام کی مخالفت کرتا ہے تو اسے فوبیا (Phobia) قرار دیا جاتا ہے یعنی بلاوجہ خوف اور مخالفت (Homophobia, Transphobia)۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء کی کہانی

دنیا میں ٹرانس جینڈر قوانین پیدائشی خواجہ سرا (Intersex) افراد کے تحفظ کے لیے نہیں بنائے گئے۔ وہ تو میڈیکلی اور فزیکلی اسی طرح ہیں اور تعداد میں انتہائی کم ہیں اور دنیا میں ان کے حوالے سے وہ مسائل نہیں جو ہمارے یہاں پائے جاتے ہیں۔
ترقی یافتہ دنیا میں ٹرانس جینڈر قوانین اختیاری طور پر اپنی صنف تبدیل کرنے والوں کے تحفظ کے لیے بنائے گئے ہیں اور یہ صرف صنفی انتخاب تک محدود نہیں بلکہ اس سے جنسی رجحانات تک پھیلتے ہیں۔ اس لیے ٹرانس جینڈر کے ساتھ "ہم جنس پرست گروپ (+LGBTQ)" کو مکمل تحفظ عطا کیا جاتا ہے۔

+LGBTQ کیا ہے؟

1۔ **Lesbian ، لیزبین:** وہ عورت، جو عورت کی طرف جنسی میلان رکھے۔

2۔ **Gay ، گے:** وہ مرد، جس کا مرد کی طرف جنسی میلان ہو۔

3۔ **Bisexual ، بائی سیکشوئل:** وہ فرد (خواہ مرد ہو یا عورت) جس کا مرد اور عورت دونوں کی طرف میلان ہو۔

4۔ **Transgender ، ٹرانس جینڈر:** اس کی تفصیل اوپر گزر گئی۔

5۔ **Queer/ Questioning، کوئیر / سوالیہ:** کوئیر کا لفظی مطلب ہے "عجیب"، وہ لوگ جو جنسی لحاظ سے کسی بھی قسم کی تقسیم کے قائل نہ ہوں، اس لحاظ یہ لوگ واقعی عجیب ترین ہیں جو سمجھتے ہیں کہ، کسی انسان کو مرد، عورت، مخنث، ہم جنس پرست، وغیرہ، شمار کرنا بھی ایک قسم کا تعصب ہے۔

6۔ **Plus (+)، دیگر مزید اقسام:** یہ لفظ دیگر تمام صنفی شناختوں اور جنسی رجحانات کی نشاندہی کرنے کے لئے آتا ہے۔ (مزید تفصیل کیلئے پڑھیں "مغرب کا بھیانک

چہرہ")

ٹرانس جینڈر ایکٹ کا بل 21 اگست 2017ء کو سینیٹ میں پیش ہوا، اس دن اس موضوع پر تین الگ مسوّدات پیش ہوئے:

1۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی سینیٹر روبینہ خالد کی جانب سے فوجداری قانون (مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان) میں بعض شقوں کی ترمیم کا مسودہ پیش کیا گیا، جس کے ذریعے ٹرانس جینڈرز کو تحفظ دینے کی بات کی گئی تھی۔

2۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی سینیٹر روبینہ خالد، پاکستان مسلم لیگ (ق) کی سینیٹر روبینہ عرفان، پاکستان تحریکِ انصاف کی سینیٹر ثمینہ سعید اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی سینیٹر کلثوم پروین کی جانب سے ایک اور تفصیلی مسوّدہ ٹرانس جینڈرز کے حقوق کے تحفظ کے عنوان سے پیش کیا گیا۔

3۔ اسی طرح کا ایک تفصیلی مسوّدہ، اسی عنوان سے پاکستان پیپلز پارٹی کے سینیٹر کریم احمد خواجہ کی جانب سے بھی پیش کیا گیا۔

اس دن لیڈر آف دی ہاؤس، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سینیٹر راجا ظفر الحق تھے اور چونکہ ان کی جانب سے ان مسوّدات پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا، اس لیے تینوں مسوّدات کو متعلقہ قائمہ کمیٹیوں کی طرف بھیجا گیا۔

مسوّدات حقوقِ انسانی کی قائمہ کمیٹی کو بھیجے گئے جس نے ان دونوں مسوّدات پر پہلی میٹنگ 25 ستمبر 2017ء کو کی اور اس دن اس میٹنگ میں درج ذیل سینیٹرز نے شرکت کی:

1۔ سینیٹر نسرین جلیل (ایم کیو ایم)، جو کمیٹی کی چیئر پرسن تھیں

2۔ سینیٹر مسز ثمینہ سعید (پی ٹی آئی)

3۔ سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی (بلوچستان نیشنل پارٹی)؛

4۔ سینیٹر فرحت اللہ بابر (پی پی پی)

5۔ سینیٹر کریم احمد خواجہ (پی پی پی)

6۔ سینیٹر ستارہ ایاز (عوامی نیشنل پارٹی)

7۔ سینیٹر کلثوم پروین (نون لیگ)

کمیٹی کے درج ذیل ارکان نے اس میٹنگ میں شرکت نہیں کی:

1۔ سینیٹر محمد محسن خان لغاری (آزاد)

2۔ سینیٹر مفتی عبد الستار (جمعیّت علمائے اسلام)

3۔ سینیٹر میر کبیر احمد محمد شاہی (نیشنل پارٹی)

4۔ سینیٹر نثار محمد (نون لیگ)

5۔ سینیٹر مسز سحر کامران (پی پی پی)

6۔ سینیٹر اعتزاز احسن (پی پی پی)

7۔ سینیٹر ثمینہ عابد (پی ٹی آئی)

اس پہلی میٹنگ کے بعد بھی کئی میٹنگز ہوئیں جن میں دونوں مسوّدات کا شق وار جائزہ لینے کے بعد کمیٹی نے متفقہ فیصلہ کیا کہ دونوں مسودات کو اکٹھا کر کے ایک مسوّدہ تشکیل دیا جائے اور اس کی منظوری دی جائے۔ اس کے بعد اس کمیٹی کی جانب سے بنائے گئے مسوّدے کو کمیٹی نے متفقہ طور پر منظور کر لیا اور اسے سینیٹ کی طرف بھیج دیا گیا۔

قائمہ کمیٹی کی رپورٹ 7 مارچ 2018ء کو سینیٹ میں پیش کی گئی، یہ رپورٹ ایم کیو ایم کے سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر مشہدی نے پیش کی، اسی دن پیپلز پارٹی کے سینیٹر

کریم احمد خواجہ کمیٹی کے منظور کردہ مسوّدۂ قانون کو سینیٹ سے منظوری کے لیے پیش کیا، نون لیگ کے سینیٹر ممتاز تارڑ، جو حقوقِ انسانی کے وزیر بھی تھے، انہوں نے نہ صرف اس مسوّدے کی تائید کی بلکہ خراجِ تحسین بھی پیش کیا، پیپلز پارٹی کی سینیٹر روبینہ خالد نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد چیئرمین سینیٹ جناب سینیٹر رضا ربانی نے اس مسوّدۂ قانون پر کام کرنے والے سینیٹرز کی تعریف میں قصیدہ پڑھا اور کہا کہ ان کا نام تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ پھر اس مسوّدے پر رائے شماری ہوئی۔

جمعیّت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن بذات خود بطور ایم این اے قومی اسمبلی کا حصہ تھے، فضل الرحمان صاحب کی جماعت کے 13 ایم این اے قومی اسمبلی میں موجود تھے، امیر جماعت اسلامی سراج الحق صاحب بھی اس وقت سینیٹ کے رُکن تھے، جماعت اسلامی کے بھی 4 ایم این اے قومی اسمبلی میں موجود تھے، لیکن جماعت اسلامی، جمعیّت علمائے اسلام، PMLQ، PTI PMLN یا PPP کے کسی سینیٹر نے مخالفت نہیں کی، سوائے دو عورتوں کے، جمعیّت علمائے اسلام کی ایم این اے **نعیمہ کشور خان** اور جماعت اسلامی کی ایم این اے **عائشہ سید**، یہ مخالفت بھی پارٹی پالیسی کے طور پر نہیں تھی بلکہ ذاتی حیثیت میں اس بل کی مخالفت کی اور ایک ترمیمی قرارداد پیش کی، کہ اس بل پر ووٹنگ کروانے سے قبل قومی اسمبلی کی کسی کمیٹی کی طرف بھیجا جائے، تاکہ اس کا جائزہ لیا جاسکے یا اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف بھیجا جائے تاکہ اسلامی نظریاتی کونسل اس کی شرعی حیثیت کا جائزہ لے۔

342 ارکان پر مشتمل قومی اسمبلی میں دو خواتین کے علاوہ کوئی بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس بل پر غور و فکر کیا جائے یا اس کا شرعی جائزہ لیا جائے، اور اس کی منظوری دے دی گئی، اس کے بعد یہ مسوّدہ قومی اسمبلی کی طرف بھیجا گیا۔

قومی اسمبلی میں 8 مئی 2018ء کو پیپلز پارٹی کے ایم این اے جناب **نوید قمر** نے یہ مسوّدہ پیش کیا، سپیکر قومی اسمبلی جناب **ایاز صادق** (نون لیگ) نے **نعیمہ کشور** کے اعتراض مسترد کیا اور کہا کہ مسوّدہ کئی دن قبل تقسیم کیا گیا تھا اور انھیں اعتراض پہلے کرنا چاہیے تھا۔ ایاز صادق صاحب نے مزید کہا کہ انتخابات قریب ہیں اور اگر آج یہ مسوّدہ منظور نہیں کیا گیا، تو یہ معاملہ انتخابات کے بعد تک لٹک جائے گا۔ اس کے بعد محترمہ نعیمہ کشور کی جانب سے پیش کی گئی تجویز پر ووٹنگ ہوئی تو صرف دو ایم این ایز نے ان کا ساتھ دیا اور بھرپور اکثریت نے اس کے خلاف ووٹ دیا۔ چنانچہ یہ تجویز مسترد کر دی گئی، یوں قومی اسمبلی نے بھی اس مسوّدے کو منظور کر لیا۔

اس کے بعد پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور شُدہ مسوّدے کو صدرِ پاکستان کے دستخطوں کے لیے بھیجا گیا۔ صدر جناب **ممنون حسین** نے جمعۃ المبارک 18 مئی 2018ء کو اس مسوّدے پر دستخط کر دیے جس کے بعد اسے قانون کی حیثیت حاصل ہو گئی اور 24 مئی 2018ء کو اسے گزٹ آف پاکستان میں شائع کیا گیا۔

342 ارکان پر مشتمل قومی اسمبلی میں دو خواتین کے علاوہ کوئی بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس بل پر غور و فکر کیا جائے یا اس کا شرعی جائزہ لیا جائے، ٹرانس جینڈر ایکٹ پاس کروانے میں پیپلز پارٹی، ن لیگ، ق لیگ، پی ٹی آئی، جماعت اسلامی، جمعیّت علمائے اسلام، ایم کیو ایم سمیت تمام چھوٹی بڑی سیاسی جماعتیں برابر کی شریک ہیں، 7 مارچ

2018 کی سینیٹ کی کارروائی اور 8 مئی 2018 کی قومی اسمبلی کی کارروائی بطور ثبوت موجود ہے، وہ دیکھی جاسکتی ہے۔

یوں ہم جنس پرستی اور بے شمار برائیوں کو راستہ مہیا کرنے والا یہ قانون، بغیر کسی مزاحمت واعتراض کے، سینیٹ اور قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر منظور ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء

فریبوں کا مجموعہ

پہلا فریب: ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء میں سب سے پہلا فریب تو یہ ہے کہ اس کے انگریزی متن اور اردو متن میں فرق ہے؛ کیونکہ اکثر حضرات فقط اردو متن تک محدود رہیں گے۔ وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ قانون خُنثیٰ کے لیے بنایا جارہا ہے اور ان سے ہمدردی کے جذبہ میں اس قانون کی بھرپور حمایت کریں گے اور مخالفت کرنے والوں کو غلط سمجھیں گے۔ جبکہ انگریزی متن کا مطالعہ کرنے والے پر اس قانون کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

دوسرا فریب: دوسرا فریب ٹرانس جینڈر کی اصطلاح میں عیاری سے انٹر سیکس (خُنثیٰ) کو شامل کرنا ہے، ہم یہاں ایکٹ کے انگریزی مسوّدے کی عبارت کا ترجمہ نقل کرتے ہیں، تاکہ کوئی ابہام نہ رہے۔

"ٹرانس جینڈر پرسن مطلب:

انٹر سیکس (خُنثیٰ) وہ فرد ہے جو بیک وقت مردانہ اور زنانہ جینیاتی خصوصیات کا مرکب ہو یا جو مبہم جنسی اعضاء کا حامل ہو۔

یا

(یونخ) وہ شخص جو پیدائشی طور پر مرد ہو اور بعد میں تولیدی اعضاء کی آختہ کاری سے گزرے

یا

ٹرانس جینڈر مرد، ٹرانس جینڈر عورت، خواجہ سرا یا کوئی بھی شخص جو اپنی جنسی / صنفی شناخت یا جنسی / صنفی اظہار، اس صنف / جنس اور اس سے جڑی ثقافتی توقعات و سماجی اقدار کے برعکس ظاہر کرتا ہے جو اسے پیدائش کے وقت دی گئی تھی۔"

ایکٹ میں مذکور "ٹرانس جینڈر" کی درج بالا تعریف میں درج ذیل افراد شامل ہیں:

1۔ انٹر سیکس (خُنثیٰ) 2۔ یونخ (آختہ شدہ مرد، خصّی، خواجہ سرا)

3۔ ٹرانس مین (وہ عورت جس نے اپنی جنس تبدیل کر کے مرد کر لی)

4۔ ٹرانس وومن (وہ مرد جس نے اپنی جنس تبدیل کر کے عروت کر لی)

5۔ کوئی بھی شخص جو اپنی پیدائشی جنس کو تبدیل کر لے۔

یہ تعریف سراسر دھوکہ دہی پر مبنی ہیں کیونکہ اقوام متحدہ کی تعریف کے مطابق انٹر سیکس (خُنثیٰ) اور ٹرانس جینڈر الگ الگ ہیں جبکہ ایکٹ میں مذکور تعریف میں انٹر سیکس (خُنثیٰ) کو ٹرانس جینڈر کی ایک قسم قرار دیا گیا ہے اور یہ اس لیے کیا گیا تاکہ خُنثیٰ کے حقوق کا سہارا لے کر تبدیلی جنس، جنسی بے اعتدالی اور ہم جنس پرستی کو قانونی جواز فراہم کیا جائے۔

تیسرا فریب: قانون کی دفعہ ۳ میں کہا گیا ہے: "ایک ٹرانس جینڈر شخص کو اس قانون کی رو سے اس کی اپنی مرضی سے طے کردہ جنسی / صنفی شناخت کے مطابق

تسلیم کیا جائے۔"

یعنی اس سے قطع نظر کہ وہ پیدائشی طور پر مردانہ خصوصیات کا حامل تھا یا زنانہ علامات کا؟ وہ اپنے بارے میں جیسا گمان کرے یا وہ جیسا بننا چاہے، اُس کے اِس دعوے کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

چوتھا فریب: ذیلی سیکشن ۲ میں کہا گیا ہے کہ:

"نادرا" سمیت تمام سرکاری محکموں کو اس کے اپنے دعوے کے مطابق اُسے مرد یا عورت تسلیم کرنا ہو گا، اور اپنی طے کردہ جنس کے مطابق اُسے "نادرا" سے قومی شناختی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس، چلڈرن رجسٹریشن سرٹیفکیٹ وغیرہ کے حصول میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی"۔

یہ بھی سراسر من مانی اور دھونس ہے؛ چنانچہ اس میں موجود دھوکے کو دُور کرنے کے لیے کسی کی غیر واضح صِنف کے تعیّن کو باقاعدہ طبّی معائنے سے مشروط کر کے ہی شناختی کارڈ کا اجرا ہونا چاہیے۔

اس قانون کی پناہ میں ابھی تک نادرا کے ریکارڈ کے مطابق **گذشتہ تین سالوں میں جنس کی تبدیلی کی 28723 درخواستیں موصول ہوئی ہیں**، ان میں سب سے زیادہ 16530 درخواستیں، مرد سے عورت میں تبدیل کرنے اور 15154 درخواستیں، عورت سے مرد میں تبدیل کرنے کی تھیں، اسی طرح مرد سے تھرڈ جینڈر بننے کے لیے نو(9) درخواستیں موصول ہوئیں جبکہ عورت سے تھرڈ جینڈر بننے کے لیے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی، البتہ تھرڈ جینڈر سے مرد بننے کے لیے 21 درخواستیں اور تھرڈ جینڈر سے عورت بننے کے لیے نو(9) درخواستیں جمع کروائی گئیں۔

پانچواں فریب: اس قانون میں ایک اور تضاد یہ بھی ہے کہ دفعہ ۴ ذیلی دفعہ "ہ" میں کہا گیا ہے: "ہر طرح کے سامان، رہائش گاہ، خدمات، سہولتوں، فوائد، استحقاق یا مواقع جو عام پبلک کے لیے وقف ہوتے ہیں یا رواجی طور پر عوام کو دستیاب ہوتے ہیں، "ٹرانس جینڈر" کے لیے اُن سے استفادے یا راحت حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔"

جب کہ دفعہ ٦ کی ذیلی دفعہ "ہ" میں کہا گیا ہے: "ٹرانس جینڈر کے لیے خصوصی جیل خانے، حفاظتی تحویل میں لیے جانے کے مقامات وغیرہ الگ بنائے جائیں"۔

اب ذرا غور کریں، جیل خانے یا حفاظتی حراستی مراکز تو "ٹرانس جینڈر" کے لیے الگ ہونے چاہئیں، لیکن عام پبلک مقامات تک اُن کی رسائی کسی رکاوٹ کے بغیر ہونی چاہیے، مثلاً: کوئی مردانہ خصوصیات کا حامل "ٹرانس جینڈر" ہے تو وہ بلاتردد زنانہ بیت الخلا اور غسل خانے میں بھی جا سکتا ہے، وغیرہ۔

الغرض، ایک طرف مرد وزن کی تمیز کے بغیر عوامی مقامات پر کسی رکاوٹ کے بغیر رسائی کا مطالبہ ہے اور دوسری طرف خصوصی جیل اور حفاظت خانوں کا مطالبہ ہے۔

یہ ایسا ہی ہے کہ پاکستان میں اگر کوئی مسلمان لڑکی اپنے آشنا کے ساتھ چلی جاتی ہے اور اس کے سرپرست رسائی اور تحویل میں لینے کے لیے عدالت سے رجوع کرتے ہیں، تو عدالت اُسے "دارالامان" بھیج دیتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اسلام آباد ہائی کورٹ نے دو نو مسلم ہندو لڑکیوں کو ان کے ہندو ماں باپ کی تحویل میں دیا، ایسے اذیت ناک ریاستی تضادات ناقابلِ فہم ہیں۔

چھٹا فریب: "ٹرانس جینڈر" کے لیے وراثت میں حصے کی مناسبت سے قانون کی دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ ۳ میں کہا گیا ہے:

(الف): "۱۸ سال کی عمر کو پہنچنے پر وراثت میں " ٹرانس جینڈر مرد کے لیے مرد کے برابر حصہ ہو گا۔"

(ب) میں کہا گیا ہے: " ٹرانس جینڈر عورت کے لیے عورت کے برابر حصہ ہو گا"

(ج) میں کہا گیا ہے: " وہ ٹرانس جینڈر جو مذکر اور مونث دونوں خصوصیات کا حامل ہو یا اس کی جِنس واضح نہ ہو، تو اُسے مرد اور عورت دونوں کی اوسط کے برابر حصہ ملے گا۔

(د) میں کہا گیا ہے: ۱۸ سال سے کم عمر ہونے کی صورت میں اس کی جِنس کا تعیُّن میڈیکل افسر طے کرے گا۔

اسلام میں ۱۸ سال یا اس سے زیادہ عمر یا کم از کم عمر کے وارث کا وراثت میں حصہ ایک ہی ہے۔ اس میں عمر کے لحاظ سے کوئی تفاوت نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر مُورِث کی وفات کے وقت کسی وارث کی عمر ایک دن یا چند دن تھی، تو وہ بھی اپنی جِنس کے اعتبار سے وراثت کا حقدار ہے۔

نیز جِنس کا تعیُّن پیدائش کے وقت سے ہی ہو جاتا ہے، اس کا تعلق کسی کے "اپنے گمان وخیال یا خواہش" سے نہیں ہے اور اگر اس بارے میں کوئی ابہام ہے اور طبی معائنے سے طے کرنا ہے، تو بھی اس میں اٹھارہ سال یا اس سے کم عمر میں کوئی تفریق روا نہیں رکھی جاسکتی۔ اسی طرح کسی فرد کے "اپنے گمان وخیال یا خواہش" پر جِنس کا تعیُّن کر کے مثلاً عورت ہے تو مرد قرار دے کر اسے وراثت میں مرد کے برابر (دگنا) حصہ دیا جائے، اس کی بھی اسلام میں گنجائش نہیں ہے۔ اس لیے دین اسلام کی رُو سے اس قانون میں یہ بہت بڑا تضاد پایا جاتا ہے۔

ساتواں فریب: مذکورہ بالا خود ساختہ تبدیلی جِنس کا نادر اپابند ہے، جس سے ہم جِنس

پرستی کی راہ ہموار ہوتی ہے، مثلا: ایک عورت نے اپنے شناختی کارڈ میں مرد لکھوادیا، اب وہ عورت کسی دوسری عورت سے نکاح رجسٹر کرواسکتی ہے؛ کیونکہ پہلی عورت حکومتی دستاویز میں مرد ہے اور دوسری عورت ہے، یہ عورت کی عورت کے ساتھ ہم جنس پرستی ہے۔

اسی طرح ایک مرد نے اپنے شناختی کارڈ میں عورت لکھوادیا، اب وہ مرد کسی دوسرے مرد سے نکاح رجسٹر کرواسکتا ہے؛ پہلا مرد نادرا کے ریکارڈ میں عورت ہے اور دوسرا مرد ہے، یہ مرد کی مرد کے ساتھ ہم جنس پرستی ہے۔

ہمارے معاشرے میں عموماً نکاح خواں کے سامنے عورت کا صرف شناختی کارڈ ہوتا ہے، تو ہم جنس شادی کا آسانی سے دروازہ کھول دیا ہے، یہی ہم جنس پرستی کا فروغ ،وہ اصل مقصد تھا جس کے لئے تمام سیاسی پارٹیوں کی خدمات اور دھوکے بازی سے کام لیا گیا، ابھی تو ہم نے صرف اس قانون کے سائے میں ہم جنس شادیوں کے امکان پر بات کی ہے، آگے ہم جنس شادیوں کے وجود پر بھی شواہد پیش کریں گے۔

آٹھواں فریب: اب تک 23 تیئس ہم جنس شادی کے کیسز رجسٹر ہو چکے ہیں، سب سے پہلا کیس لاہور ہائی کورٹ میں 14 نومبر 2020ء میں دائر ہوا، جس میں ایک باپ نے اپنی بیٹی کی ہم جنس شادی پر دائر کیا؛ کیونکہ ایک خاتون نے اس قانون کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شناختی کارڈ میں جنس تبدیل کر کے اس شخص کی بیٹی سے نکاح کر لیا تھا۔ بد قسمتی سے لاہور ہائی کورٹ نے ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء کی وجہ سے اس کیس کو خارج کر دیا اور اس قسم کی شادی کو بر قرار رکھا۔

نواں فریب: اب مزید گہرائی میں جائیں تو اس قانون نے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا؛ کیونکہ (شناختی کارڈ میں تبدیلی جنس کے بعد) شناختی کارڈ میں لکھی ہوئی

جنس کے مطابق مرد و عورت شادی کریں گے تو وہ "ہم جنس شادی ہو گی"، جو کہ سخت حرام کام ہے، اور شناختی کارڈ میں لکھی ہوئی جنس کے مخالف مرد و عورت شادی کریں گے تو وہ "جنس مخالف سے شادی ہو گی"، جو کہ جائز ہے، یوں مزید گہرائی میں جائیں تو مزید صورتیں بھی بن جائیں گی۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

دسواں فریب: قانون کے مطابق نادرا، مرد و عورت کے علاوہ تیسری جنس (تفصیل پہلے گزر چکی) کو بھی رجسٹر کرنے کا پابند ہے، مرد کیلئے M، عورت کیلئے F، تیسری جنس کیلئے X، استعمال ہو گا۔

اسلام میں تیسری جنس کا کوئی تصور نہیں ہے، جس کی جنس میں ابہام ہو اسے شریعت میں "خُنثیٰ" کہتے ہیں، لیکن توجہ طلب بات یہ ہے کہ یہاں خُنثیٰ کی بات نہیں ہو رہی؛ کیونکہ تیسری جنس میں وہ افراد بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی مرضی سے اپنے آپ کو خصی کیا ہو ہے، جو کہ حرام ہے پھر بھی قانون انہیں تحفظ فراہم کر رہا ہے۔

گیارہواں فریب: یہ قانون مقاصد شریعت (دین، جان، عقل، نسب، مال) کے بھی منافی ہے، دین کے خلاف اس لئے ہے کہ اپنی مرضی سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا لیا، جان کے خلاف اس لئے ہے کہ ہم جنس پسندی سے بے شمار جان لیوا بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں، ٹرانس جینڈر اصل میں ایک نفسیاتی بیماری ہے، جسے جینڈر ڈیس فوریا کہتے ہیں، تو یہ عقل کا بھی دشمن ہے، ہم جنس پرستی اور جنس کی تبدیلی سے نسل کی حفاظت میں خرابیاں آئیں گی اور مال کے منافی اس لئے ہے کہ وراثت کے مسائل پیدا ہوں گے۔

بارھواں فریب: ہمارے آئین میں یہ بات درج ہے کہ پاکستان میں قوانین قرآن و حدیث کی روشنی میں بنائے جائیں گے ، لیکن ٹرانس جینڈر ایکٹ میں "یوگیاکارتا پرنسپلز (Yogyakarta Principles)" کو معیار بنایا گیا ہے جو آئینی اور شرعی دونوں قباحتوں کا جامع ہے، ملاحظہ ہو:

یوگیاکارتاپرنسپلز (Yogyakarta Principles):

یوگیاکارتا در حقیقت جنسی رجحان اور صنفی شناخت کے شعبوں میں انسانی حقوق کے بارے میں ایک دستاویز ہے جو انسانی حقوق کے گروپوں کے ایک بین الاقوامی اجلاس کے نتیجے میں شائع ہوئی تھی۔ یہ اجلاس نومبر 2006ء میں یوگیاکارتا جو کہ انڈونیشیا کا ایک شہر ہے، میں منعقد ہوا۔

یہ دستاویز چند اصولوں کا ایک مجموعہ ہے، جس کا مقصد (LGBT) گروہوں کا (بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کے معیار کے مطابق) تحفظ کرنا ہے۔ حکومتوں، علاقائی اداروں، سول سوسائٹی, اقوام متحدہ کی سفارشات اور ماہرین کی طرف سے متفقہ طور پر یہ دستاویز (29) اصولوں پر مشتمل ہے، اصولوں کا نام "یوگیاکارتا" رکھا گیا ہے، یہ وہ شہر جہاں کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔

ان اصولوں پر 29 ممالک کے انسانی حقوق کے سربراہان کے دستخط ہیں ، میری رابنسن، مینفریڈ نوواک، مارٹن شینین، مورو کیبرل، سونیا کوریا، الزبتھ ایواٹ، فلپ السٹن، ایڈون کیمرون،، پال ہنٹ، سانجی مماسینو موناگنگ، سنیل بابو پنت، اسٹیفن وہٹل اور دیگر شامل تھے، پاکستان سے بدنام زمانہ "عاصمہ جہانگیر" بھی شامل تھیں، یوگیاکارتا اصول ایک ہم جنس پرستوں کے حقوق کا عالمگیر معیار ہے اور تمام ریاستوں کو اس کی تعمیل کرنی لازمی ہے۔

یہ ایکٹ ایسا بھیانک ہے کہ ہم اس میں ہاتھ ڈالیں تو بہت سارے سانپ باہر نکلتے ہیں ،جو ہمارے معاشرے کو یقینی تباہی کی طرف لے جائیں گے۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ء کے نقصانات

اس ایکٹ میں ہر ہر فرد کو کھلی اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ جب بھی چاہے بغیر کسی طبی معائنے کے اپنی مرضی سے اپنے آپ کو مرد لکھوا لے یا عورت۔ یہ ایسی خوف ناک شق ہے جو کھربوں تہذیبی و معاشرتی مسائل کو جنم دے گی۔

- کوئی بھی عورت جب مرضی چاہے گی اپنے آپ کو مرد لکھوا کر وراثت سے دگنے حصے کی حق دار بن جائے گی۔
- بے شمار مرد اپنے آپ کو عورتیں لکھوا کر عورتوں کے تعلیمی اداروں میں داخلے کے حق دار بن جائیں گے۔
- بے شمار عورتیں اپنے آپ کو مرد لکھوا کر مردوں کے لیے مخصوص سرکاری ملازمتوں کے لیے درخواست دینے کی اہل بن جائیں گی۔
- ایسے مرد عورتوں کی جیلوں میں ان کے ساتھ قید کیے جا سکیں گے اور ایسی عورتیں مردوں کی جیلوں میں ان کے ساتھ قید کی جا سکیں گی۔
- سرکاری تعلیمی اداروں اور محکموں میں میل فی میل داخلوں اور ملازمتوں کے ایشوز اٹھ کھڑے ہوں گے۔
- ایسے مرد مساجد میں عورتوں کے پورشن میں ان کے کندھوں کے ساتھ کندھا ملائے کھڑے ہوں گے اور ایسی عورتیں مردوں کے پورشن میں ان کے کندھوں کے ساتھ کندھا ملائے کھڑی ہوں گی۔

- ایسی عورتیں مردوں کے پبلک واش رومز میں جاسکیں گی اور ایسے مرد عورتوں کے پبلک واش رومز میں جاسکیں گے۔
- خاندانی نظام تباہ و برباد ہو کے رہ جائے گا، یہ طریقہ اختیار کر کے باپ ماں قرار پا جائے گا اور ماں باپ قرار پا جائے گی۔
- اولاد میں بیٹے بیٹیوں کی تعداد کے مسائل پیدا ہوں گے۔۔ حقیقی تعداد کچھ اور ہو گی اور ٹرانس جینڈر بننے کے بعد کچھ اور ہو جائے گی۔
- گھروں میں وراثتی و معاشرتی جھگڑے بہت زیادہ ہو جائیں گے۔
- شادی بیاہ کے معاملات تو بالکل ہی درہم برہم ہو کے رہ جائیں گے۔
- عین نکاح کے موقع پر دلہن مرد بن کر شادی سے انکار کردے گی۔
- بہت سے مرد عورت بن کر بیوی کو حق مہر و دیگر حقوق دینے سے انکار کر دیں گے اور بہت سی عورتیں مرد بن کر نکاح توڑ ڈالیں گی۔
- بہت سے مرد عورتیں بن کر مردوں سے نکاح کے حق دار بن جائیں گے اور ہم جنس پرستی کے مرتکب ہوں گے۔
- بہت سی عورتیں مرد بن کر عورتوں سے نکاح کی حق دار بن جائیں گی اور ہم جنس پرستی کی مرتکب ہوں گی۔
- ایسی عورتیں سرکاری و غیر سرکاری مساجد میں قانوناً مؤذن، امام اور خطیب بننے کی اہل ہوں گی۔
- ایسے بہت سے مرد جو عورتیں بنے پھر رہے ہوں گے وہ سرکاری اداروں سے میٹرنٹی لیو (چھٹیاں) لینے کے مجاز ہوں گے۔
- عدالتوں میں عورتیں مرد بن کر گواہی دینے پہنچ جائیں گی اور مرد عورتیں بن

کر گواہی دینے پہنچ جائیں گے۔

- عورتیں مرد بن کر اپنے پیر سے خلافت لینے اور آستانے بنا کر مردوں سے بیعت لینے کی حق دار ہوں گی۔
- ایسے بہت سے مرد زنانی وضع قطع اختیار کر کے عورتوں میں جا گھسیں گے اور عورتیں مردوں کی وضع قطع اختیار کر کے ان میں جا گھسیں گی۔
- تبدیلی جنس کی خواہش رکھنے والے مرد اور عورتیں ڈاکٹروں کے سامنے اپنے پوشیدہ اعضاء کھولیں گے اور ان کی سرجری کروائیں گے۔
- مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں گے اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی۔
- بے پردگی اور بے حیائی کو فروغ ملے گا۔
- مغرب مین ہر تیسرا بچہ اور بچی اپنی جنس تبدیل کروانا چاہتا ہے، یہ بچے تیسری چوتھی پانچویں جماعت کے ننھے بچے بھی ہوسکتے ہیں ،اسکولوں میں بچوں کی جینڈر چینج کی تقریب منعقد کی جاتی ہے، اگر والدین اس سے خوش نہ ہوں تو ان کو مطلع کرنا بھی ضروری خیال نہیں کیا جاتا، قانون، حکومت اور سارا معاشرہ ان کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے، اب قانون یہاں بھی نافذ ہو چکا ہے تو آئندہ کس قسم کے حالات کا سامنا ہو گا؟؟
- عمل قوم لوط (ہم جنس پرستی) میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائے گا اور اسے اس ٹرانس جینڈر نامی قانون کی مکمل سرپرستی حاصل ہو گی۔

کچھ مناظر ایسے بھی ہوں گے

اگر چہ بظاہر درج ذیل تحریر مزاحیہ ہے لیکن اس سے مزاح مقصود نہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ معاشرتی نظام کس عظیم تباہی کی طرف جائے گا۔

اللہ دتا جٹ ہر الیکشن ہار جاتے تھے، لیکن اب وہ مسلسل دس سال سے رکن اسمبلی ہیں؛

"پارٹی بدل لی ہو گی؟"

"نہیں، جنس بدل لی، اب وہ اللہ دتا جٹ خاتون ہیں اور خواتین کی خصوصی نشست پر رکن بن جاتی ہیں۔"

"اماں! مجھے ابا کے ورثے سے بھائیوں کے برابر حصہ چاہیے۔"

"لیکن تم بیٹی ہو تمھارا۔۔۔"

"اب نہیں، یہ دیکھیے شناختی کارڈ، اب میں بھی بیٹا ہوں۔"

"سر! آپ کا ادارہ بن باپ کے بچوں کے تعلیمی اخراجات اٹھاتا ہے، ہم اس کے لیے درخواست دینے آئے ہیں"

"بیٹا آپ کے والد کب فوت ہوئے؟"

"جی وہ فوت تو نہیں ہوئے"

"تو پھر آپ خود کو بن باپ کا کیسے کہہ رہے ہیں؟"

"دراصل وہ پہلے پرویز تھے، اب پروین ہو گئے ہیں، ہمارا تو کوئی باپ نہیں رہا ناں"

اشتہار:

کیا آپ بے روزگار ہیں؟؟ مایوس نہ ہوں!!

ہم دلائیں گے آپ کو کسی بھی ادارے میں خواتین کے کوٹے پر ملازمت۔

نوٹ: ادارے کی فیس کے ساتھ آپریشن اور نئے شناختی کارڈ پر آنے والے اخراجات آپ کے ذمے ہوں گے۔

"گڈو گڈو، کل ناں میں پہلی بار اپنی خالہ سے ملی"

"پہلی بار!! لیکن تم تو اپنی نانی کے گھر ہر ہفتے جاتی ہو"

"ہاں۔۔۔ لیکن خالہ تو وہ اب بنی ہیں، اس سے پہلے ماموں تھے۔"

محنت کر کے کمانے کی تلقین کرنے والے باپ کے جواب میں گھر پر بیٹھے رہنے والے ھڈ حرام بیٹے کا علمی موقف!

"عورت ہونے کا مطلب گھر کے اندر رہنا ہے، نہ کہ باہر جا کر کمانا، چنانچہ میں ہمہ وقت گھر پر اس لئے بیٹھا رہتا ہوں؛ کیونکہ میں خود کو عورت محسوس کرتا ہوں۔"

قتل کا جرم ثابت ہونے کے بعد جینڈر کو فقط احساس قرار دینے کے حامی کی، عدالت سے گزارش!

"جج صاحب میرا احساس یہ ہے کہ قتل کرتے وقت میں انسان نہیں بلکہ بن مانس تھا، لہٰذا اس وقت میرا شمار جانور میں کیا جانا چاہئے اور نتیجتاً مجھ پر انسانوں کے قوانین کا اطلاق نہیں ہوتا۔ بعض ظاہری اعضاء اور رویوں میں افتراق کی بنیاد پر انسان اور جانور میں فرق کرنے کا پیمانہ ہی غلط ہے، اصل چیز احساس ہے اور اس ضمن میں حتمی فیصلہ فرد کا احساس ہے، معاشرے کے دوسرے انسانوں کو یہ حق نہیں کہ کسی کو پیدائشی طور پر انسان یا جانور کی تقسیم میں بانٹ کر اس کی شناخت مقرر کر دیں"۔

پولیس ٹریننگ کالج لاہور کی جانب سے پولیس کے اعلیٰ حکام کو خط لکھ کر آگاہ کیا گیا ہے کہ ایک ٹرانس جینڈر کو اس کے ضلع رحیم یار خان سے عورت کے طور پر ٹریننگ کے لیے بھیجا گیا تھا (جی ہاں اچھی طرح نوٹ کر لیں کہ اسے عورت کے طور پر بھیجا گیا تھا حالانکہ وہ جسمانی طور پر مرد تھا جسے اس کے ذاتی اظہارِ صنف کی کی بنا پر کاغذات میں عورت مان لیا گیا تھا)۔ اب ٹریننگ کے دوران میں اس کی موجودگی سے دیگر ٹریننگ لینے والی خواتین کو مسائل پیدا ہوئے اور وہ اس کے ساتھ ایک جگہ رہائش پر آمادہ نہیں ہیں۔ چنانچہ مجبور ہو کر ٹریننگ کالج نے اس ٹرانس جینڈر کی ٹریننگ روک دی ہے اور اس کے متعلق ہدایات کے لیے اعلیٰ افسران سے رہنمائی طلب کی ہے۔

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا!!

قومِ لوط کی تباہی کی حالیہ تحقیقات

اور

معاصر ہم جنس پرستی کا وبال

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق تقریباً 1650 قبل مسیح میں تل الحمام (سدوم) کو ہیروشیما میں استعمال ہونے والے ایٹم بم سے ہزار گنا زیادہ طاقتور دھماکے سے تباہ کر دیا گیا تھا۔ ایک حالیہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ وادی اردن میں کانسی کے زمانے کے شہر تل الحمام Tall el Hammam کی تباہی آسمان سے آئے شہابیہ (Comet / Meteor) سے ہوئی۔ یہ وہی شہر ہے جسے آسمانی مذاہب میں سدوم Sodom اور عمورہ Gomorrah کے ناموں سے بیان کیا گیا ہے۔

تل الحمام کی کچی اینٹوں سے بنی عمارتیں پانچ منزلہ اونچی تھیں۔ ماہرینِ اثارِ قدیمہ نے گزشتہ کئی برسوں کے دوران ان کھنڈرات کا جائزہ لیتے ہوئے تجزیہ کیا ہے کہ اس تباہی کا سبب اچانک بلند ہو جانے والا درجہ حرارت تھا۔ کیونکہ اس مقام سے دریافت شدہ مٹی کے برتن باہر سے پگھل گئے تھے مگر اندر سے ایسے پائے گئے کہ جیسے انھیں چھوا تک نہ گیا ہو۔

جریدے نیچر سائنٹیفک رپورٹس میں شائع ہونے والے حالیہ مقالے میں آثار قدیمہ کے ریکارڈ کی بنیاد پر تباہی کی ممکنہ وجوہات کا جائزہ لیا گیا۔ محققین نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جنگ، آگ، آتش فشاں پھٹنا یا زلزلہ اسکی وجوہات نہیں ہو سکتے، (خیال رہے! بائبل میں اسکی وجہ آگ بتائی گئی ہے) کیونکہ یہ حادثات اتنی شدید گرمی پیدا نہیں کر سکتے

تھے کہ جائے وقوعہ پر ہر شے کے پگھلنے کا سبب بنتے۔ اس شہر کی تباہی کی سب سے معقول و ممکن وجہ کوئی خلائی چٹان Space Rock ہی ہو سکتی ہے۔ (جیسا کہ قرآنِ عزیز میں اسکا ذکر موجود ہے۔ تفصیل آگے ملاحظہ ہو)۔

یاد رہے! سدوم و عمورہ قومِ لوط کے وہ مقامات ہیں جہاں عذابِ الٰہی آیا تھا۔ یہ دونوں مقامات اردن اور بیت المقدس کے درمیان بحر مردار (بحر لوط) کے ساحل پر واقع تھے اور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں قریشِ مکہ، شام کے سفر کے دوران اسی راستے سے گزرا کرتے تھے۔ یہ علاقہ پانچ بڑے شہروں سدوم، عمورہ، ادمہ، صبوئیم اور بالع یا صوغر پر مشتمل تھا۔ سدوم ان شہروں کا دار الحکومت یا سیاسی مرکز تھا۔ ان شہروں کی کل آبادی پچاس ہزار کے قریب تھی۔ ان شہروں کے مجموعہ کو قرآن کریم نے "مُؤْتَفِكَة" اور "مُؤْتَفِكَات (الٹی ہوئی یا اوندھی کی ہوئی بستیاں) " کے الفاظ میں کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ اس شہر کی زمین، سطح سمندر سے کافی گہری ہے اور اس کے ایک خاص حصہ پر ایک دریا کی صورت میں ایک غیر معمولی قسم کا پانی موجود ہے جس میں کوئی جاندار مچھلی، مینڈک وغیرہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے اسے "بحر میت Dead sea " کہتے ہیں۔

جنوبی کیرولینا یونیورسٹی کے ماہر آثارِ قدیمہ اور مذکورہ اسٹڈی کے معاون مصنف کرسٹوفر آر مور Christopher r moore بتاتے ہیں کہ چونکہ ماہرین کو اس مقام پر کوئی گڑھا نہیں مل سکا لہذا انکا سائنسی تجزیہ یہی ہے کہ اس شہر کی تباہی کسی ایسے شہابیہ (یا آسمانی پتھروں) سے ہوئی ہے جو انتہائی تیزی سے خلاء سے آیا اور اس شہر سے قریب ڈھائی میل بلندی پر پھٹ پڑا تھا۔ اسکے پھٹنے کی شدت اس ایٹم بم سے ایک ہزار گنا زیادہ تھی جو ہیروشیما پر گرایا گیا۔ اس آسمانی آفت کے دوران اس شہر پر

ہوا کا درجہ حرارت تیزی سے 3,600 ڈگری فارن ہائیٹ سے بھی زیادہ ہوگیا۔ کپڑے اور لکڑی فوری طور پر پھٹ گئے اور تلواریں، نیزے، مٹی کی اینٹیں اور مٹی کے برتن پگھلنے لگے۔ فوراً ہی پورا شہر شعلوں کی لپیٹ میں آگیا۔ دھماکے کے چند سیکنڈ کے اندر اندر شہر میں تقریباً 740 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جھٹکے کی لہر آئی جو اب تک ریکارڈ کیے گئے بدترین طوفان Tornado سے بھی زیادہ تیز ہے۔ اور آناً فاناً شہروں کی عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔ لہٰذا اس شہر کے قریباً آٹھ ہزار افراد و جانور ہلاک ہوگئے۔ انکے جسم پھٹ گئے اور ہڈیاں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں اڑ گئیں۔ محققین نے شہر کے کھنڈرات میں پگھلی ہوئی دھاتیں اور غیر معمولی معدنیات کے ٹکڑے بھی دریافت کیے ہیں۔

یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سانتا باربرا کے ایمریٹس ارتھ سائنس دان جیمز پی کینیٹ James P Kennett کہتے ہیں کہ یہاں کی اہم دریافتوں میں سے ایک شاک کوارٹز Shocked quartz بھی ہیں۔ یہ ایسے ریتیلے دانے ہیں جو صرف بہت زیادہ دباؤ کے تحت ہی بنتے ہیں۔ اسکے علاوہ ماہرین آثار قدیمہ نے اس جگہ نمک کی کافی زیادہ مقدار بھی پائی، جو کہ بحرہ مردار اور اسکے ساحلوں پر اس دھماکے کے ممکنہ اثرات کی وجہ سے ہے۔ یہ نمک اس خطے میں فصلوں کو اگنے سے روکتا رہا۔ سائنسدانوں کے بقول اردن کی نچلی وادی میں بھی اسکے اثرات صدیوں تک رہے ہوں گے۔

کرسٹوفر مور کے مطابق ہوسکتا ہے کہ لوگوں نے اس تباہی کے واقعات کو زبانی تاریخ کے طور پر نسل در نسل منتقل کیا اور یہی واقعات بحیرہ مردار کے قریبی شہروں سدوم اور عمورہ کی بائبلی کہانی (عہدِ قدیم) کی بنیاد بنے۔ کتاب مقدس کی کتابِ

پیدائش میں مذکور ہے کہ خدا نے " سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آسمان سے رب کی طرف سے آگ برسائی " اور " ملک کا دھواں بھٹی کے دھوئیں کی طرح اوپر اٹھا " ۔ عہدِ جدید کی چار اناجیل میں سے ایک لوقا کے مطابق " جس دن لوط نے سدوم چھوڑا اس نے آسمان سے آگ اور گندھک کی بارش کی اور ان سب کو تباہ کر دیا۔ "
انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں مذکور ہے کہ بائبلی کتابِ پیدائش میں اس بدنام زمانہ گناہ والے شہر (سدوم اور عمورہ یا گومورہ) کو گندھک اور آگ سے تباہ کر دیا گیا تھا۔

تاہم ان سب دریافتوں کے باوجود متعلقہ سائنس کسی حتمی نتیجہ کا اعلان نہیں کرتی کہ آیا تل الحمام کا مذکورہ تباہ شدہ شہر ہی مذہبی صحائف کا سدوم ہے یا یہ کوئی اور شہر ہے۔ کیونکہ سائنس حتمیت وقطعیت سے عاری ہوا کرتی ہے۔ نیز عقل پرست اور ملحد ومنکرِ مذہب سائنسدان سدوم کی ہلاکت کی اخلاقی وروایتی وجوہات کا سراسر انکار کرتے ہیں۔ سائنس چونکہ حسی وطبعیاتی دنیا کی حدود میں کام کرتی ہے لہذا سائنسدان ہر اس سبب کا انکار کرتے ہیں جو ماورائے عقل وحواس ہو۔ اسکے علاوہ وہ "کیوں" کا جواب بھی نہیں دے سکتی لہذا سائنسدان اس تباہی کا واحد ذمہ دار کائنات کی ان اندھی بہری طاقتوں کو قرار دیتے ہیں جن پر انسان اگر بذریعہ سائنس وٹیکنالوجی قابو پالے اور انھیں مسخر کرلے تو اپنی تمام تر بداخلاقیوں وبداطواریوں اور بداعمالیوں کے باوجود ان ہولناک نتائج سے لازماً بچ سکتا ہے۔ سائنسدان سدومیوں یا لوطیوں کے کسی جرم یا گناہ کو تسلیم کرنے کے امکان کو قطعاً رد کر دیتے ہیں۔ انکے نزدیک یہ بقائے اصلح کی جدوجہد اور ڈارونی ارتقائی مراحل میں سے محض ایک مرحلہ تھا۔

آج سے چند سال قبل 28 ستمبر 2015ء کو ماہرین ارضیات (امریکی ماہرین آثار قدیمہ کی ٹیم) Popular Archaeology نے 10 سال کی تحقیق وجستجو کے بعد اعلان

کیا تھا کہ وہ 3500 سال قبل کے اردن میں قوم لوط کے تباہ ہونے والے شہر کو دریافت کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس امریکی تحقیقاتی مشن کے سربراہ پروفیسر Steven Collins نے اسوقت کہا تھا: "ان کی تحقیقات کا نتیجہ سامنے آیا تو وہ خود بھی حیران رہ گئے کیونکہ سدوم شہر میں زندگی دفعتاً ختم ہو گئی تھی"۔

دوسری طرف اگر اس قوم کی تباہی کی وجوہات جاننے کی غرض سے قرآن مجید کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں قومِ لوط کی نافرمانیوں اور ان کے نتیجے میں خدائے ذوالجلال کی طرف سے نازل ہونے والے عذاب کی تفصیلات دستیاب ہو جاتی ہیں۔ اور ہمیں اس سوال کا جواب بھی مل جاتا ہے کہ آخر انکا جرم کیا تھا؟ وہ کیوں اس ناگہانی آفت و مصیبت کا شکار ہوئے؟

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم عورتوں کے بجائے امرد یعنی نوعمر لڑکوں سے شہوت کی تسکین کیا کرتی تھی۔ آپ کے بارہا سمجھانے اور نصیحت کرنے کے باوجود وہ اس عملِ بد سے باز نہ آئی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کو نازل فرمایا۔ ذیل میں قرآنی آیات ملاحظہ فرمائیں:

عملِ قوم لوط قرآن مجید میں:

- وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ (16)

ترجمہ: اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا وہ بے حیائی کرتے

(16): الاعراف: ۸۰۔۸۱

ہو جو تم سے پہلے جہاں میں کسی نے نہ کی، تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔

- قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ۬ مَّنْضُوْدٍ ۝(17)

ترجمہ: فرشتوں نے عرض کی: اے لوط! ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آپ تک ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے تو آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جائیں اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے سوائے تیری بیوی کے۔ بیشک اسے بھی وہی (عذاب) پہنچنا ہے جو ان (کافروں) کو پہنچے گا بیشک ان کا وعدہ صبح کے وقت کا ہے۔ کیا صبح قریب نہیں ؟۔ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے اس بستی کے اوپر کے حصے کو اس کا نیچے کا حصہ کر دیا اور اس پر لگاتار کنکر کے پتھر برسائے۔

- اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝ قَالُوْا لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ۝ قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ ۝ رَبِّ نَجِّنِیْ وَ اَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ

---

(17): هود: ۸۱،۸۲

اَجۡمَعِیۡنَ ۝ اِلَّا عَجُوۡزًا فِی الۡغٰبِرِیۡنَ ۝ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ
۝وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡہِمۡ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ۝اِنَّ فِیۡ
ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۝(18)

کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو۔اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے رب نے بیویاں بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو۔بولے اے لوط! اگر تم باز نہ آئے تو ضرور نکال دیۓ جاؤ گے ۔فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں۔اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچا۔ تو ہم نے اُسے اور اُس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی۔ مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی۔ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے ان پر ایک خاص بارش برسائی تو کیا ہی بُرا برساؤ تھا ڈرائے جانے والوں کا۔ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے۔

عمل قوم لوط احادیث طیبہ میں:

- حضرت عمرو بن ابی عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو قوم لوط کا سا عمل کرے، وہ ملعون ہے۔"(19)

- حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(18): الشعراء: ١٦٥-١٧٤

(19):سنن الترمذی،أبواب الحدود، باب ما جاء فی حد اللوطی،رقم الحدیث:٥٨٨٦

"عنقریب اس امت میں ایک ایسا گروہ ہو گا جو لوطیہ کہلائے گا۔ یہ تین قسم کے ہوں گے۔(1)جو امردوں کی صورتیں دیکھیں گے اور ان سے بات چیت کریں گے۔(2)جو ان سے ہاتھ ملائیں گے اور گلے بھی ملیں گے۔(3)جو ان سے بدفعلی کریں گے۔ان سبھی پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے مگر جو توبہ کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمالے گا اور وہ لعنت سے بچے رہیں گے۔"[20]

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو کرنے اور کروانے والے دونوں کو قتل کردو۔"[21]

- "حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانب ایک خط لکھ کر بھیجا کہ میں نے یہاں ایک ایسا شخص پایا ہے، جو بخوشی دوسروں کو اپنی ذات پر قدرت دیتا ہے۔" حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:"بے شک یہ ایک ایسا گناہ ہے، جسے فقط ایک امت یعنی قوم لوط نے کیا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتادیا کہ اس نے اس قوم کے ساتھ کیا کیا، چنانچہ میرا خیال ہے کہ اس شخص کو جلادیا جائے۔"پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد

(20): کنز العمال، کتاب الحدود، فصل فی الزنا، رقم الحدیث:۱۳۱۳۳

(21): المستدرك علی الصحیحین، کتاب الحدود، رقم الحدیث:۸۰٤۷

بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ آپ نے حسبِ حکم اسے آگ میں جلوا دیا۔"(22)

نوٹ: زنا اور لواطت کی بیان کردہ شرعی سزائیں نافذ کرنا حاکم اسلام کا کام ہے، عوام کو چاہیے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں نے زنا یا لواطت جیسا قبیح فعل کیا ہے تو اس سے اس وقت تک سماجی تعلق ختم کرلیں جب تک وہ کامل توبہ نہ کرلے۔

آخری بات

اے میرے مسلمان بہن بھائیو!!!

میرا جسم میری مرضی والوں نے تو پہلے ہی غیرت وحمیت کا جنازہ نکال دیا ہے، پورا مُلک سودی کاروبار میں غرق ہے، اربوں کے قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے، اس جمہوری کُفریہ نظام نے باطل کی مکمل حمایت جاری رکھی ہوئی ہے، مغربی تعلیم نے ہمیں دین سے دور کر دیا ہے، کورٹ وکچہری عدل وانصاف ومساوات سے عاری ہو چکے ہیں، مگر اب قرآن کو پیٹھ نہ دیکھائیں، ورنہ ہم بارشوں، سیلاب اور زلزلوں کے بعد پتھروں کی بارش کو آواز دیں گے، یاد رکھیں! پتھر صرف ایوانوں یا محلوں یا پارلیمنٹ میں نہیں گریں گے بلکہ ہم سب شریکِ جُرم ہوں گے۔

ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہم قرآن وسُنت کے منافی ہر کام کے لیے آواز اٹھانے کے پابند ہیں، یہی اللہ عزّوجلّ اور اسکے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت کی پاسداری حقیقی

(22): كتاب الكبائر، الكبيرة الحادية العشرة، ص٥٩

تقاضا ہے، یہی ہمارا دین وایمان ہے، یہی ایک مومن کو جچتا ہے کہ وہ صرف حق کے لیے آواز اٹھائے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پہ یقین کامل رکھے اور ڈٹ جائے۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ نامنظور

ٹرانس جینڈر ایکٹ نامنظور

واللہ ھو الھادی الی سبیل الرشاد

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

کی ایک دلکش کاوش

شانِ الوہیت و تقدیسِ رسالت کا امین

کوثر و تسنیم سے دھلے الفاظ، مشک و عنبر سے مہکا آہنگ

عشق و ادب کی حلاوتوں کا ماخذ

ترجمہ قرآن

کنز الایمان

از

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے